Digitized by khalafat Library Rabwah

بچوں اور بچیوں کا

پیارا رسالہ

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

وفا 1356 ہش — جولائی 1977ء

زیر ادارت
محمد شفیق قیصر

Digitized by khalafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچّوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ:

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

تشحیذ الاذہان

ماہنامہ

جلد ۲۰ | وفا ۱۳۵۶ ہش / جولائی ۱۹۷۷ء | نمبر ۷

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

نائبین

★ نصیر احمد قمر

★ عبدالمسیح خان

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

چندہ سالانہ دس روپے

• پبلشر: محمد شفیق قیصر • پرنٹر: سید عبدالحق

• مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

• مقام اشاعت دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ

فہرست

•	قال اللہ تعالیٰ (نماز باجماعت)	صفحہ ۲
•	قال الرسولؐ (شرک)	" ۳
•	زندہ نبی کون ہے (ملفوظات)	" ۴
•	نعت سرور کونینؐ	" ۵
•	ہمارے پیارے آقاؐ	" ۶
•	آؤ بچو کہانی سنو!	" ۹
•	مسلمان بچوں کے کارنامے	" ۱۱
•	ایک عظیم الشان لائبریری	" ۱۴
•	جواہر ریزے	" ۱۵
•	ماہ جولائی۔ اسلامی تاریخ کے آئینہ میں	" ۱۶
•	آنکھ کی سیر	" ۱۷
•	نماز باجماعت	" ۲۱
•	حکایاتِ آزاد	" ۲۲
•	شگفتہ شگفتہ	" ۲۳
•	عروس البلاد کراچی	" ۲۷
•	نئے ادیب	" ۳۱
•	حکیم اجمل خاں	" ۳۲
•	خبرنامہ تشحیذ	" ۴۱
•	ناصرات کے صفحات	" ۴۳
•	عرفہ مسکراہٹ!	" ۴۶
•	مجالس کی دوڑ	" ۴۷

Digitized by khalafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

نماز باجماعت

"اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ"

ترجمہ: نماز باجماعت پڑھا کرو

تشریح:- نماز اسلام کا سب سے پہلا، سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ ضروری حکم ہے جو شخص نماز پڑھنے سے انکار کرے وہ مسلمان نہیں رہتا۔ اور جو نماز ادا کرنے میں سستی کرے وہ سخت گناہ گار ہے۔ جس خدا نے ہمیں پیدا کیا۔ ہمیں رہنے کو مکان اور پہننے کو کپڑے دیئے۔ ہمارے کھانے کے لئے ہر قسم کی چیزیں مہیا کیں۔ ہمارے لئے چاند سورج اور دن رات بنائے ہمیں پرورش کرنے والے ماں باپ اور محبت کرنے والے بہن بھائی دیئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ایسے رحیم اور کریم خدا کا دل و جان سے حکم مانیں اور بہت شوق سے اس کی عبادت کریں۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

قَالَ الرَّسُوْلُ (ص)

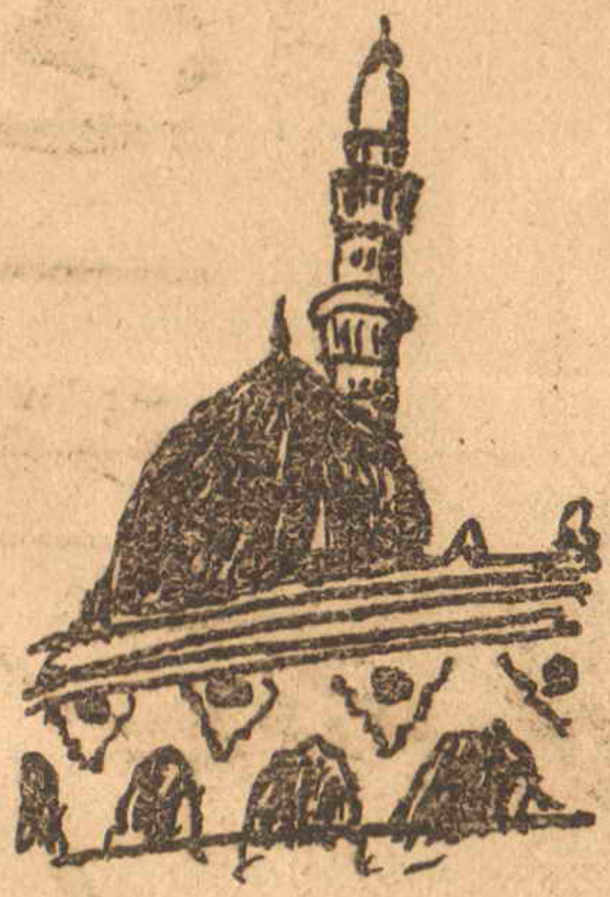

شرک

"تَرْکُ الصَّلٰوۃِ شِرْکٌ"

ترجمہ: نماز کا چھوڑ دینا شرک ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے جتنے ضروری فرض آدمی کے ذمہ لگائے ہیں ان میں سب سے بڑا فرض نماز ہے قیامت میں سب سے پہلے انسان سے نماز ہی کے متعلق سوال ہوگا کہ باقاعدہ نماز پڑھتے رہے تھے یا نہیں؟ ـــــ نماز کو چھوڑ دینا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اسے شرک کہا گیا ہے جو کفر کے برابر ہے چنانچہ ایک دوسری حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا۔

(شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

زندہ نبی کون ہے؟

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اگر کوئی زندہ نبی ہے تو وہ ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ..... ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایسے زبردست ثبوت ہیں کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بات ہے کہ زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کی برکات اور فیوض ہمیشہ کے لئے جاری ہوں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک کبھی بھی مسلمانوں کو ضائع نہیں کیا ہر صدی کے سر پر اس نے کوئی آدمی بھیج دیا جو زمانہ کے مناسب حال اصلاح کرتا رہا یہاں تک کہ اس صدی پر اس نے مجھے بھیجا تا میں اس حیات النبی کا ثبوت دوں۔"

(الحکم۔ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء)

Digitized by khalafat Library Rabwah

نعتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمدؐ پہ ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

خبر لے اے مسیحا دردِ دل کی
ترے بیمار کا دل گھٹ رہا ہے

مرا ہر ذرہ ہو قربانِ احمدؐ
مرے دل کا یہی اک مدعا ہے

اسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اک مزا ہے

مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوبِ خدا ہے

محمدؐ کو برا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جاں و دل جس پر فدا ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے

ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہِ ہر دو سرا ہے

خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہِ حق میں رہنما ہے

(کلامِ محمود)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ربیع الاول ۵۷۱ء کو پیر کے روز عرب کے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ قبیلہ قریش کے مشہور سردار حضرت عبدالمطلب کے پوتے اور جنوبی عرب کے نامور سردار وہیب کے نواسے تھے۔ آپ کے والد حضرت عبداللہ آپ کی پیدائش سے چند ماہ قبل وفات پا چکے تھے۔ دادا نے جب پوتے کی پیدائش کی خبر سنی تو حضرت آمنہ کے پاس تشریف لائے اور بچہ کو لے کر خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور سجدہ شکر ادا کیا۔ سرداران مکہ نے نام پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا "محمد"! لوگوں نے کہا کہ یہ بھی کوئی نام ہے؟ فرمایا کہ اس کے معنے ہیں کہ جس کی بہت تعریف کی جائے اور مجھے یقین ہے کہ اس بچہ کی بہت زیادہ تعریف کی جائے گی۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جس وقت تشریف لائے اس وقت سے جہالت کی رسمیں اور توہمات کو سجدے کئے جاتے تھے اور چاند اور سورج کو دیوتا تسلیم کیا جاتا تھا۔ شراب پی جاتی، سود دیئے جاتے۔ چوری ڈاکہ غرضیکہ ہر قسم کی برائی لوگوں میں پائی جاتی تھی۔

آپ کو عرب کے دستور کے مطابق کسی دایہ کے سپرد کرنا فرض تھا۔ کوئی بھی اس یتیم کو لینے پر راضی نہ ہوا۔ بالآخر بنو سعد کے قبیلہ کی ایک دایہ حضرت حلیمہ آپؐ کو لے گئیں۔ دو سال بعد جب واپس لائیں تو مکہ میں آپ وہوا کی خرابی کی وجہ سے انہیں مزید دو سال کے لئے حضرت حلیمہ کے ساتھ روانہ کر دیا گیا۔

حضرت آمنہ کے دل میں مدت سے یہ خواہش تھی کہ اپنے شوہر کی قبر پر حاضر ہوں چنانچہ آنحضرت کو ساتھ لیا اور ام ایمن کے ساتھ یثرب روانہ ہو گئیں۔ وہاں قبر پر حاضری دی اور دعا کی۔ اس کے بعد ایک ماہ تک اپنے میکے ٹھہری رہیں۔ واپسی پر ابھی راستہ میں ہی تھیں کہ وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون! اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس چھوٹی سی عمر میں والدہ کی شفقت سے بھی محروم رہ گئے۔ والدہ کی وفات کے بعد دادا نے کفالت کا ذمہ لیا مگر وہ بھی دو سال کے بعد اپنے بیٹے حضرت ابوطالب کے ہاتھ میں آپ کو دے کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ چچا نے بڑی محبت سے آپ کی پرورش کی اور اپنے بچوں سے بھی زیادہ عزیز رکھا اور ہر حال میں آپ کا ساتھ دیا۔ نیز آنحضرتؐ کے ساتھ شعب ابی طالب (یہ وہ گھاٹی ہے جس میں کفار نے آنحضرتؐ کو پناہ لینے پر مجبور کر دیا تھا) میں اڑھائی تین سال تک مصائب و آلام برداشت کئے۔

آپؐ بچپن ہی سے بھیڑ بکریوں سے ایک تعلق

Digitized by khalafat Library Rabwah

رہتے تھے۔ ذرا بڑے ہوئے تو سفر کے مطالبے کریاں چرائیں۔ پھر تجارت کی ذمہ داری بڑے ہوئے تو آپ کی نیک نیتی اور بلند کرداری کو دیکھ کر حضرت خدیجہؓ (جو بیوہ تھیں) نے آپ کو شادی کا پیغام دیا جو آپ نے چچا کے مشورہ کے بعد قبول کر لیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال تھی۔

آپ کا یہ معمول تھا کہ شہر سے باہر غارِ حرا میں پہروں بیٹھے خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے اور اپنی قوم کی حالتِ زار پر آنسو بہایا کرتے۔ ایک روز خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا اور آہ و زاری کو سنا اور حضرت جبرائیل (فرشتہ) کو بھیجا تا کہ وہ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مکرمہ بتہ کریں۔ چنانچہ قرآن کریم کی سب سے پہلی آیت نازل ہوئی یعنی اقرأ باسم ربک الذی خلق۔

جب آپ نے خدا تعالیٰ کا یہ پیغام دیا تو وہ لوگ جو آپ کو صادق اور امین کے نام سے پکارا کرتے تھے آپ کے خلاف ہو گئے۔ اور آپ کو اس تبلیغ سے روکنے کے لئے خوبصورت عورتوں اور مالی دولت کے لالچ دیئے مگر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند بھی لا کر رکھ دو تو بھی میں اس تبلیغ سے ہرگز باز نہیں آؤں گا۔ جب ان کے تمام حربے ناکام ہو گئے تو کفار نے آنحضرتؐ کو قتل کرنے کی ناپاک سازش تیار کی اور تلواریں لے کر آپ کے مکان کو ایک رات گھیر لیا۔ آپ حضرت علیؓ کو اپنی سونپ کر اپنے دوست حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ

لے کر مکہ سے نکل کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ غارِ ثور میں چلے گئے۔

جب کفار کو پتہ چلا کہ آپ بچ کر نکل گئے ہیں تو انہوں نے چاروں طرف اپنے آدمی دوڑا دیئے اور پکڑنے والے کے لئے سو سرخ اونٹ انعام مقرر کر دیا۔ جو لوگ تو غارِ ثور کے منہ پر پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ گھبرا گئے مگر آنحضرتؐ نے پرسکون لہجہ میں فرمایا۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ یعنی کوئی فکر نہ کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پس کفار ناکام و نامراد لوٹ گئے۔

حضورؐ اور حضرت ابوبکرؓ دوسرے روز مدینہ کی طرف الٰہی حکم اور منشاء کے مطابق جا رہے تھے تو سراقہ آپ کی طرف بڑھا تا کہ آپ کو پکڑ لے مگر اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

"سراقہ! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں ہوں گے؟"

(یہ پیشگوئی حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پوری ہوئی تھی ایران کی فتح کے بعد کسریٰ کے کنگن سراقہ جو اس وقت ایمان لا چکے تھے کو پہنائے گئے) پس آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ صحیح سلامت مدینہ پہنچ گئے۔

اب کفار کو بڑا طیش آیا۔ وہ ایک ہزار کا لشکرِ جرار لے کر مدینہ پر چڑھ دوڑے اور بدر کے مقام پر چٹیل میدان میں ڈیرے ڈال دیئے ازاں ۳۱۳ مجاہدین سروں پر کفن باندھے نکل آئے اور ریتلے علاقہ میں خیمے لگا لئے۔ آنحضرتؐ خدا کی

Digitized by khalafat Library Rabwah

کہ "خدایا! اگر آج تیرے یہ مٹھی بھر لوگ مارے گئے تو پھر قیامت تک تیرا کوئی نام لیوا نہ ہوگا۔"

پس خدا کی حکمت کے تحت بادشاہ ہوا اس سے ریتلا علاقہ تو محفوظ رہا مگر چٹیل میدان میں پھیل گئی اور ان مٹھی بھر سرفروشوں نے ایک ہزار کے لشکر کو شکست فاش دی۔ کفار کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر ہی قید کئے گئے۔ یہ ۲ھ کا واقعہ ہے۔

اس کے بعد کفار کے جوش میں اور اضافہ ہوا۔ انہوں نے ابوسفیان کی سرکردگی میں تین ہزار کی فوج لی اور اُحد کے میدان میں ڈیرے ڈال دیئے۔ یہ ۳ھ کا واقعہ ہے۔ مسلمانوں کے پاس صرف ایک ہزار آدمی تھے۔ ادھر ایک منافق سردار عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر الگ ہو گیا۔ اب مسلمان صرف سات سو کی تعداد میں رہ گئے مگر انہوں نے شوق شہادت میں اپنی جانیں پروانوں کی طرح دیں۔ حق کو فتح ہوئی اور دشمن بھاگ کھڑا ہوا۔

شوال ۸ھ کو دوبارہ کفار مل کر اسلام کو دبانے کے لئے دس سے چودہ ہزار تک کا لشکر لے کر آئے۔ مگر حضورؐ کو بروقت علم ہو گیا۔ آپ نے سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے مدینہ کی غیر محفوظ طرف خندق کھود لی۔ ایک روز بہت سخت آندھی آئی جس سے کفار کے خیمے اکھڑ گئے اور آگ بھی بجھ گئی۔ عرب اسے بدشگونی سمجھتے تھے۔ اس پر کفار راتوں رات بھاگ کھڑے ہوئے

رمضان المبارک ۸ھ کو آنحضرتؐ دس ہزار قدوسیوں کے ہمراہ (حضرت موسیٰ کی پیشگوئی کے مطابق) نہایت تزک و احتشام کے ساتھ فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپؐ کا یہ کوچ اتنا مخفی تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ لیکن تو یہ خبر سن کر گھبرا گئے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ پس آپ نے مکہ فتح کر لیا۔ اور اپنے خون کے پیاسوں اور اسلام کے دشمنوں کو بھی یہ کہتے ہوئے معاف کر دیا کہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ جاؤ تم آج آزاد ہو تم پر کوئی سرزنش نہ ہوگی۔

یہ ہے آپؐ کی قوت قدسیہ جس سے تھوڑی ہی مدت میں اسلام اکناف عالم میں پھیل گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر کار ۱۳ ربیع الاول ۱۱ھ کو ۶۳ سال کی عمر میں مدینہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

خدا تعالیٰ آپؐ پر ہزاروں برکتیں نازل فرمائے۔ آمین!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

(دوسری قسط)

آؤ بچو! کہانی سنو!

جناب رحمٰن خالد۔ لائکپور

● ہم نے عرض کیا کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسانِ کامل اپنی قوم کی طرف اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو آپ کی قوم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

حضرت مریمؑ نے فرمایا۔ آپ کی قوم نے آپ کا حج بند کر دیا۔ ——— حَجّ

● نہ صرف حضورؐ کا ہی حج بند کر دیا بلکہ حضورؐ کے ساتھ مومنوں کا حج بھی بند کر دیا گیا۔ ——— مُؤمِنُوْن

● حضرت مریمؑ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی مومنوں دنیا میں نورِ ایمان، نورِ اسلام، نورِ قرآن پھیلانے کے لئے آئے ——— نُوْر

● اور نور کا یہ کام ہے کہ وہ نیکی اور بدی کے درمیان فرقان کا کام دے یعنی فرق کرنے والا ——— فُرْقَان

● ہم نے عرض کیا کہ نیکی کو تو مومنین دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ بدی کو پھیلانے والے کون لوگ ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ بدی دنیا میں شعراء پھیلاتے ہیں۔ ——— شُعَرَآء

● ہم نے عرض کیا کہ شعرا بدی کیوں پھیلاتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ وہ روحانی انسان نہیں ہوتے بلکہ دنیا کے کیڑے ہوتے ہیں۔ ——— نَمْل

● ہم نے عرض کیا کہ شعراء بدی کس ذریعے سے پھیلاتے ہیں۔ فرمایا قصوں کے ذریعے۔ ——— قَصَص

● اسی پر ہمیں ایک شاعر نے جو قصہ بیان کیا ہے وہ یاد آگیا۔ یعنی مکڑی اور مکھی۔ ——— عَنْکَبُوْت

● پھر ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو ہم نے ایک شہر دیکھا اس کا نام تھا روم ——— رُوْم

Digitized by khalafat Library Rabwah

- وہاں ایک نہایت عقلمند حکیم کو دیکھا۔ جس کا نام تھا لقمان ——— لُقْمٰن
- جب ہم ان کے قریب پہنچے تو وہ سجدہ کی حالت میں تھے ——— سَجْدَہ
- ہماری نگاہ دوسری طرف اٹھی تو بہت سے لوگ جمع تھے ——— اَحْزَاب
- وہ جس وادی میں جمع تھے اس کا نام تھا سبا ——— سَبَا
- وہاں ہم نے دو خوبصورت باغ دیکھے جن کو دیکھ کر ہمیں زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا یاد آگیا۔ ——— فَاطِر
- پھر ہم نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے ہر چیز کو پیدا کرنے والے سب چیزوں سے اعلیٰ، افضل، کامل اکمل تو نے کون سی چیز پیدا کی ہے۔ فرمایا محمدؐ جن کا لقب ہے یٰسین ——— یٰسٓ

یعنی اے سردار تمام نبیوں کے سردار تمام ولیوں کے سردار۔ تمام نیکوں کے سردار، تمام اعلیٰ انسانوں کے سردار۔ میں پر ہمارے دل میں حضرت محمد مصطفےٰ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جوش میں آئی اور ہم نے حضورؐ کے دربار میں حاضر ہو کر یوں درخواست کی ؎

"اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَۃٍ وَّ تَحَنُّنٍ
یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغُلَمَانِ"

کہ اے ہمارے آقا ہم تیرے حقیر غلام ہیں۔ تو ہماری طرف محبت اور مہربانی کی نگاہ فرما!

(باقی آئندہ شمارہ میں)

قابل توجہ

یہ بات باعث مسرت ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد (کراچی) کے عہدیداران اور اطفال نے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی خریداری میں اضافہ کے لئے بہت محنت اور لگن سے کوشش کی ہے ہمیں اس وقت اس مجلس میں ۱۲۰ رسالے جا رہے ہیں جبکہ اس سے قبل بہت کم تعداد میں رسالے اس مجلس میں جاتے تھے۔ براہ کرم آپ بھی رسالہ "تشحیذ الاذہان" کی خریداری میں اضافہ کیلئے سعی کر کے ممنون فرمائیں۔

(منیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

انعامی مقابلہ ـــــــ مارچ ۱۹۷۷ء

مسلمان بچوں کے کارنامے

شاہد محمود۔ رامپور کلاں۔ لاہور

ہمارے پیارے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل لوگوں میں بہت سی برائیاں پائی جاتی تھیں نہ صرف عرب میں بلکہ تمام عالم ظلمت اور گمراہی کے گڑھوں میں گرا ہوا تھا۔ اس وقت یہاں تک برائی تھی کہ لڑکیوں کو زندہ قبر کی نذر کر دیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نازک وقت پہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور وہی لڑکیاں جو زندہ دفن کی جاتیں۔ انہیں سب سے بڑی اس عزت کا حقدار قرار دیا کہ ان کے پاؤں تلے جنت ہے

جب آپؐ نے صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اللہ ایک ہے۔ اس پہ ایمان لاؤ تو آپ کے سب مخالف بلکہ جانی دشمن بن گئے۔

آپؐ نے ہمت نہ ہاری اور اسلام اور توحید کا نام بلند کرتے رہے اور تھوڑی ہی مدت میں سارے عرب میں توحید کا پرچم لہرانے لگا۔

اسلام کا نام بلند کرنے میں بچے بھی بڑوں کے ساتھ برابر کے شریک تھے۔ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام سردارانِ مکہ سے تبلیغ حق کے لئے مدد کی اپیل کی۔ تمام سردار یوں چپ رہے جیسے ان پر سکتہ طاری ہو گیا ہے لیکن حضرت علیؓ جو دس بارہ سال کے بچے ہی تھے۔ کہنے لگے

"یا رسول اللہ! میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں اور اس راہ میں جان تک قربان کر دینے کو تیار ہوں۔ میں اسی راہ میں مرنے کو اپنی سب سے بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔"

اور حضرت علیؓ بچپن سے ہی اسلام کے داعی رہے۔ آپ کی شادی حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ سے ہوئی۔ آپ تمام مومنوں کے امیر اور چوتھے

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہو گئے۔ اور اپنے ارادہ اور عزم کے مطابق اسلام کی راہ میں ہی شہید ہو گئے۔

جنگ بدر ہو رہی ہے۔ دو کمسن بچے ابوجہل کی تلاش میں پھر رہے ہیں۔ وہ دونوں بے قرار ہیں اور لوگوں سے پوچھتے ہیں۔ "ابوجہل کون ہے؟ اور جب وہ ابوجہل کو دیکھتے ہیں تو تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر دیتے ہیں۔ ابوجہل کا بیٹا جب اپنے باپ کو دو ننھے بچوں کے ہاتھوں قتل ہوتے دیکھتا ہے تو غصہ سے بھر جاتا ہے اور ان دو ننھے بھائیوں میں سے ایک کے بازو پر تلوار کا وار کرتا ہے بازو کٹ کر نیچے لٹک جاتا ہے۔ تھا معاذ خیال کرتا ہے کہ لٹکا ہوا بازو جنگ میں رکاوٹ نہ بنے چنانچہ وہ اپنے پاؤں کے نیچے دبا کر اپنا بازو جسم سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ اور ان جوشیلے مجاہدوں کی عمریں اٹھارہ سال سے بھی کم تھیں۔ یہ دونوں عقاب معوذ اور معاذ تھے۔

جنگ سے کچھ پہلے حضورؐ تین سو تیرہ جاں نثاروں کے ساتھ شہر سے نکلے۔ تقریباً ایک میل چل کر فوج پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ کچھ بچے بھی فوج میں شامل ہیں۔ حضورؐ نے انہیں واپس گھر جانے کے لئے فرمایا۔

ان میں عمیر بن ابی وقاص رضؓ ایک کمسن بچہ تھے۔ ان سے جب واپس لوٹنے کو کہا گیا تو وہ رو پڑے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں جنگ میں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔

اسی طرح جنگ سے قبل حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لشکر روانہ تھا تو اس جنگ میں حضرت سعد بن حبشہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے ان کے ابا جان نے کہا۔

"اے میرے بیٹے! ہم میں سے کسی ایک کو گھر پر بھی رہنا چاہیئے اور چونکہ تم ابھی بچے ہو اس لئے مناسب ہے کہ تم گھر پر رہو!"

اس بہادر ننھے مجاہد نے اپنے باپ کو جواب دیا:۔

"ابا جان! اگر میں جنگ میں شامل ہو جاؤں تو ہو سکتا ہے کہ میں لڑتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاؤں۔ اگر کوئی اور موقعہ ہوتا تو میں آپ کی بات مان لیتا۔ اب جبکہ مجھے یہ امید ہے کہ مجھے شہادت کا رتبہ مل جائے گا۔ تو آپ مجھے اجازت دے دیں۔"

حضرت سعدؓ نے اس وقت جو کچھ اپنے والد سے کہا وہ ہر احمدی بچے کے لئے قابل تقلید ہے۔ چنانچہ وہ جنگ میں شریک ہوئے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

اور انھیں کم سنی میں شہادت کا اعلیٰ درجہ ملا۔

ایک مرتبہ مدینہ منورہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ایک بستی تھی جس کا نام غابہ تھا۔ اس جگہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹ چرا کرتے تھے۔ ایک دن یہ اونٹ چر رہے تھے کہ کچھ کفار آئے اور انھوں نے مسلمان چرواہے کو قتل کر دیا۔ اور اونٹ لے کر چلتے بنے۔ اتفاق سے ایک ننھے مسلمان سلمہؓ کی نظر پڑ گئی۔ انھوں نے حضورؐ کے اونٹ پہچان لئے اور سمجھ گئے کہ یہ لٹیرے حضورؐ کے اونٹ چرا کر لے جا رہے ہیں۔ وہ ایک پہاڑی پر چڑھ گئے اور چلا چلا کر کہنے لگے کہ کفار حضورؐ کے اونٹ چرا کر لے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ پہاڑی سے اترے اور اکیلے ہی لٹیروں کا پیچھا شروع کر دیا۔ آپؓ بہت تیز دوڑتے تھے۔ وہ تیزی سے ان پر تیر برساتے جاتے۔ کبھی ان کے دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے اور کبھی پیچھے کی طرف سے۔ لٹیرے سمجھے کہ ان کا تعاقب کرنے والوں کی تعداد کافی ہے چنانچہ انھوں نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ لیکن حضرت سلمہؓ ان کا برابر پیچھا کرتے رہے۔ کبھی کبھی کوئی لٹیرا حملہ کرتا تو آپ تیزی سے بھاگ کر کسی درخت کی آڑ میں ہو جاتے۔ ڈاکو اتنی تیزی سے بھاگ رہے تھے کہ ان کی چیزیں گرتی جا رہی تھیں۔

کچھ دیر بعد انھیں احساس ہوا کہ ان کا تعاقب صرف ایک آدمی اور وہ بھی بچہ کر رہا ہے تو انھوں نے پلٹ کر حضرت سلمہؓ کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ حضرت سلمہؓ ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ گئے۔ دشمن نے اس پہاڑی کو گھیر لیا۔ جب سلمہؓ نے دشمن کو اپنے قریب دیکھا تو نڈر آواز میں بولے۔ "ٹھہرو اور میری بات سنو!"

دشمن رک گئے اور بولے "کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟"

حضرت سلمہؓ کہنے لگے۔

"تم جانتے ہو میں کون ہوں۔ میرا نام سلمہ بن اکوع ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے کوئی مجھے پکڑنا چاہے تو ہرگز نہیں پکڑ سکتا اور میں تم میں سے جسے بھی پکڑنا چاہوں وہ مجھ سے بھاگ کر نہیں جا سکتا۔"

آپؓ نے اسی طرح دشمنوں کو باتوں میں لگائے رکھا۔ یہاں تک کہ مسلمان ان کی مدد کو پہنچ گئے۔ ان کا مقصد بھی یہی تھا۔ چنانچہ جب لٹیروں نے مسلمانوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ بہت گھبرائے اور اونٹ چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی ہی دانائی اور جرأت عطا فرمائے آمین!

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایک عظیم الشان لائبریری

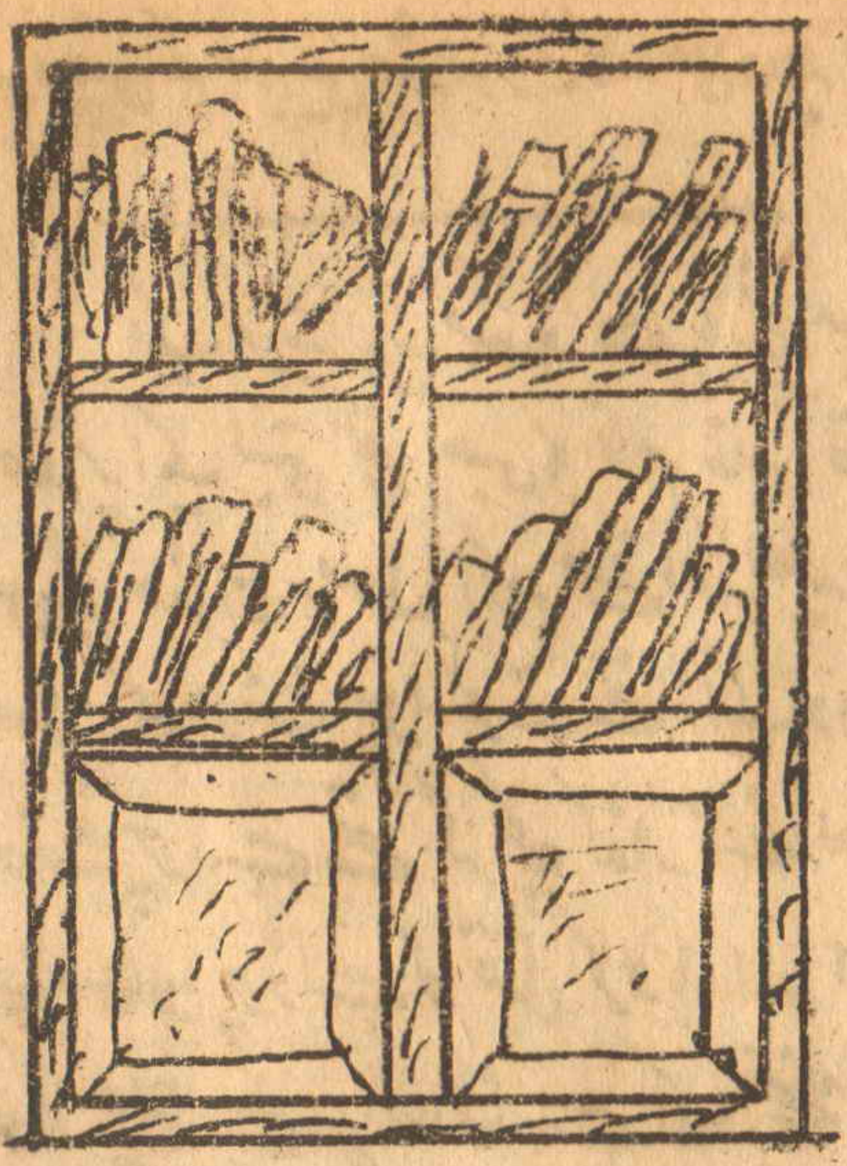

طاہر احمد عزیز آباد کراچی

امریکہ میں "لائبریری آف کانگرس" ۲۴ اپریل ۱۸۰۰ء کو قائم ہوئی۔ لائبریری کے لئے کتابوں اور نقشوں کی پہلی کھیپ لندن سے لکڑی کے گیارہ صندوقوں میں بند کر کے آئی۔ ۱۸۱۴ء میں کتابوں کی تعداد تین ہزار تک پہنچ گئی۔ اس طرح آہستہ آہستہ ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ لائبریری کی عمارت ۳۶۔ ایکڑ سے زائد رقبے میں پھیلی ہوئی ہے۔

اس لائبریری سے روزانہ، ہفتہ وار اور ماہوار فہرستیں تیار ہوتی ہیں۔ ان میں ہفتہ وار "معلومات کا بلٹن" قابل ذکر ہے۔ اس میں عوام کے لئے تازہ بتازہ معلومات شائع ہوتی ہیں۔ امریکہ کی نو ہزار لائبریریاں ہر سال کانگرس لائبریری کی فہرست خریدتی ہیں اور اس طرح لاکھوں ڈالر کی آمدنی ہوتی ہے۔ یہ لائبریری اپنی شائع کردہ کتابوں اور دوسرے اداروں کی کتابوں، نقشوں، نوادرات وغیرہ کی سالانہ نمائش بھی کرتی ہے۔

لائبریری آف کانگرس کے دروازے ہر شخص کے لئے کھلے رہتے ہیں اور سوله سال سے زائد عمر کا ہر فرد اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ دنیا بھر کے آئے ہوئے طالب علم یہاں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ لائبریری کی طرف سے انھیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے۔ لائبریری کے نمائندے ہر ملک میں موجود ہیں۔ وہ وہاں سے لائبریری کے لئے عمدہ عمدہ اور نادر کتب خرید کر بھجواتے ہیں۔ لائبریری کو لوگ مفت مطبوعات بھی دیتے ہیں۔ لاکھوں ڈالر کی کتابیں لوگ مفت دے دیتے ہیں اور لائبریری نت نئی کتابوں سے مزین ہوتی ہے۔ اس لائبریری کے بے شمار مداح یہاں

Digitized by khalafat Library Rabwah

تحفے بھیجتے ہیں جو لائبریری کے منتظمین لائبریری میں محفوظ کر لیتے ہیں جو لوگوں کی دلچسپی کا سامان بنتے ہیں۔

اس لائبریری کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں امریکہ کی ہر بڑی شخصیت کے ذاتی اور سرکاری کاغذات محفوظ ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن سے لے کر صدر کینیڈی اور صدر جانسن تک کے کاغذات یہاں رکھے ہوئے ہیں۔

اس لائبریری کا سب سے بڑا کارنامہ اور نہایت اہم اور مشکل کام ان علمی و سائنسی اور معلوماتی سوالات کا جواب دینا ہے جو لوگ دریافت کرتے ہیں۔ یہ سوالات دنیا کے بے شمار ممالک سے آتے ہیں اور ان کا بروقت جواب دینے کے لئے ماہرین کا عملہ مقرر ہے۔ کتابوں اور سامان کی فراوانی کی وجہ سے یہاں جگہ کی کمی ہو رہی ہے اب لائبریری کی موجودہ عمارت ناکافی رہ گئی ہے۔ اگر اس عمارت کا سامان اور کتابیں الماریوں میں بھر کر ایک قطار میں رکھیں تو ان کی یہ قطار چار سو میل سے زیادہ لمبی ہو جائے گی۔ اس وقت اس لائبریری میں کروڑوں کی تعداد میں کتابیں موجود ہیں۔

"

○

جواہر ریزے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نماز پڑھو! نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(روحانی خزائن۔ جلد ۳)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ماہ جولائی

اسلامی تاریخی واقعات کے آئینہ میں

۲ر جولائی ۷۱۲ء: محمد بن قاسم فاتح سندھ کی راجہ داہر والی سندھ پر فتح۔

۳ " ۱۹۶۲ء: الجزائر فرانس کے تسلط سے آزاد ہوا

۱۰ " ۱۸۸۸ء: پسرِ موعود یعنی مصلح موعودؓ کی پیشگوئی۔

۱۲ " ۱۹۲۶ء: سعد اللہ لدھیانوی کا لڑکا بمطابق الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہلاک ہوا

۱۳ " ۶۷۸ء: حضرت عائشہ صدیقہ (ام المومنین) رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا

۱۴ " ۱۹۰۳ء: حضرت شاہ عبداللطیفؓ کی کابل میں شہادت۔

۱۶ " ۶۲۲ء: سنِ ہجری کا آغاز

۱۹ " ۷۱۱ء: فاتحِ اندلس طارق بن زیاد نے اندلس کے بادشاہ راڈرک کو شکست دی۔

۲۱ " ۱۶۵۸ء: مغلیہ خاندان کے چھٹے بادشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر تخت نشین ہوا۔

۲۳ " ۱۹۰۰ء: اشاعت کتاب "اربعین"

۲۷ " ۱۸۹۶ء: عبداللہ آتھم (پادری) مرا

۲۸ " ۶۱۰ء: حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

۳۰ " ۶۶۱ء: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبرداری

(سید عابد حسین عزیز۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے۔

کامیابی کی راہیں • پہلا حصہ ستارۃ الاطفال ۰/۷۵ • دوسرا حصہ ہلالِ اطفال ۱/-
• تیسرا حصہ قمر الاطفال ۱/۵۰ • چوتھا حصہ بدر الاطفال ۲/-

شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے خرید کر استفادہ کریں۔ (مینیجر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

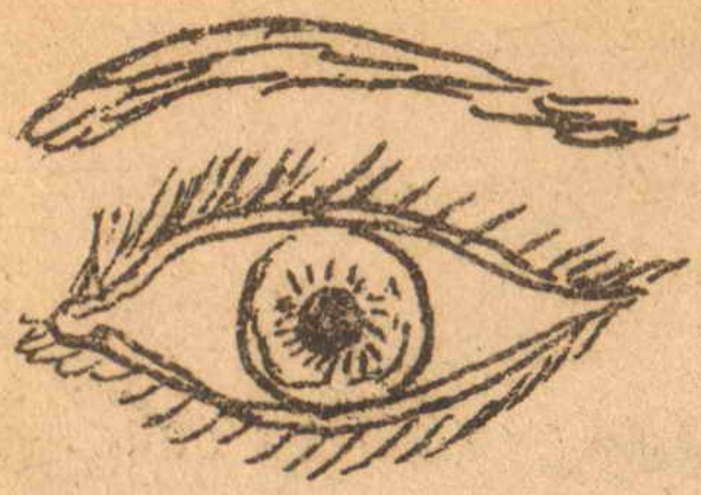

آنکھ کی سیر

جناب طارق محمود انور جام شورو

پیارے بچو! آنکھ کی باتیں سنتے سنتے طاہر آگے پڑھتا گیا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی رفتار میں کمی آنے کے ساتھ ساتھ اس کا رخ بھی ایک نقطہ کی طرف ہو رہا ہے جہاں اس کی طرح کی اور بہت سی شعاعیں جا رہی ہیں۔ دراصل وہ عدسے میں گزر رہا تھا۔

آنکھ اسے ہمہ تن گوش دیکھ کر بتاتی گئی کہ "میرے جس حصّہ میں سے اب آپ گزر رہے ہیں۔ یہ عدسہ (LENS) ہے۔ بالکل ویسا ہی جیسا آپ کے ابّو کی عینک میں لگا ہوا ہے البتہ اس میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ عینک کا شیشہ تو ٹھوس ہوتا ہے اور پتلا یا موٹا نہیں ہو سکتا لیکن میرا عدسہ، دور دیکھنے کے لئے پتلا ہو جاتا ہے اور جب نزدیک دیکھنا ہو یا پڑھنا ہو تو موٹا ہو جاتا ہے تاکہ روشنی کی شعاعیں صحیح طور پر منعکس ہو کر کسی بھی چیز کا جو سامنے ہو واضح اور صاف عکس بنا سکیں۔"

طاہر کے ذہن میں پھر ایک سوال اُبھرا۔

"آپ کہتی ہیں کہ یہ شیشہ ضرورت کے لحاظ سے چھوٹا یا بڑا ہو سکتا ہے تو پھر لوگ عینک کیوں لگاتے ہیں؟"

"بہت خوب بھئی!" آنکھ نے پھر اپنی اوپر والی پلک سے نچلی پلک کو پیار سے چوما اور مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بھئی ظاہر ہے جب میرا عدسہ صحیح طور پر چھوٹا اور بڑا نہیں ہو سکتا۔ یعنی بے احتیاطی کرنے سے زیادہ تیز یا بہت کم روشنی میں پڑھنے سے چلتی بس یا گاڑی میں پڑھنے کی وجہ سے وقتہ وقتہ اپنی یہ صلاحیت کم کر دیتا ہے تو اُسی مناسبت سے عینک لگانا پڑتی ہے۔ بڑھاپے میں بھی عموماً یہ صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔"

"ہاں! ابّو بھی احتیاط سے کام نہیں لیتے ہوں گے اسی لئے ان کی آنکھیں خراب ہوئی ہیں میں تو اب مکمل احتیاط کیا کروں گا۔" طاہر نے اپنے دل میں سوچا اور آنکھ کی ہدایت پر آگے

پیارے بچو! جونہی اس نے قدم آگے

Digitized by khalafat Library Rabwah

بڑھایا اس نے دیکھا کہ ایک بڑا سا بال نما کمرہ ہے جس میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ لیکن ظاہر ذرا بھی نہ گھبرایا کیونکہ وہ تو خود روشنی کی ایک کرن تھا اسے بھلا اندھیرے سے کیونکر ڈر لگتا اور وہ تو ویسے بھی بہت دلیر تھا چنانچہ وہ اس بڑے ہال میں چلتا گیا بلکہ یوں کہئے کہ پھسلتا گیا کیونکہ وہ جگہ بالکل شفاف تھی اور شیشے کی طرح چمک رہی تھی۔

آنکھ دوبارہ ظاہر کو خاموش دیکھ کر اس سے کہنے لگی کہ "یہ جگہ جہاں پر آپ پہنچ گئے ہیں دراصل آپ کی رفتار کم کرنے کے لئے ہے تاکہ جو چیز آپ دیکھیں اس کا عکس اندرونی پردے پر واضح ہو کر پڑے۔ یہ اندھیرا دراصل اس کالے رنگ کی وجہ سے ہے جو میری اندرونی دیوار اور بیرونی اطاقہ کے درمیان موجود ہے۔ اس کو آپ لوگوں نے کوے کے رنگ سے مشابہت کی وجہ سے کوریائیڈ (CHOROID) نام رکھ دیا ہے۔ میرے سامنے کے حصہ میں یہ کوریائیڈ باریک پردے آئرس (IRIS) کے ساتھ مل جاتا ہے۔ انسان نے جو کیمرہ بنایا ہے نا۔ وہ میرے اسی حصہ کو دیکھ کر بنایا ہے۔"

"آپ نے اپنی اندرونی دیوار تو دکھائی نہیں" آنکھ ذرا دم لینے کے لئے رکی تو ظاہر نے جلدی سے سوال کر دیا۔

"آپ ٹھہرو اور آگے آئیے ہاں! یہی میرے گھر کی اندرونی دیوار، بلکہ دیوار نہیں بلکہ اسے بھی پردہ کہنا ہی بہتر ہے۔ جو دنیا میں ریٹینا (RETINA) کے نام سے مشہور ہے خیر نام چاہے کچھ بھی ہو کام بہرحال اس کا بھی بہت اہم ہے یعنی جو چیز دیکھنا ہو اس کا عکس یہیں بنتا ہے لیکن بنتا ہے الٹا۔"

"الٹا بنتا ہے تو ہمیں کیوں چیزیں سیدھی نظر آتی ہیں؟"

"یہی تو میں بتانے والی تھی۔" آنکھ نے اسے سمجھایا۔ "دراصل اس پردے کا تعلق براہ راست ہمارے آقا دماغ کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن دماغ تک پہنچنے سے پہلے میرے وہ ریشے جو بینائی کا پیغام لے کر جاتے ہیں۔ راستے میں ایک دوسرے کو کراس (X) کرتے ہیں۔ اس طرح سے جو سایہ پردے پر الٹا بنتا ہے۔ دماغ کو وہ سیدھا محسوس ہوتا ہے۔"

"ارے واہ! یہ نظام تو بہت خوب ہے اللہ میاں نے خود بنایا ہے نا اسے۔" ظاہر نے دل میں سوچا مگر منہ سے کچھ نہیں بولا۔ کیونکہ آنکھ اس سے کہہ رہی تھی۔

"ظاہر بھیا! میرے ریٹینا (RETINA) میں دو طرح کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ تو کون کی طرح ہوتے ہیں جنہیں کونز (CONES) کہتے ہیں۔

"وہی کون جو ہم آلہ نیم والوں سے

Digitized by khalafat Library Rabwah

لے کر کھاتے ہیں؟" طاہر نے جلدی سے پھر سوال کر دیا۔

"وہ تو نہیں۔ ہاں بالکل اسی کی شکل کے ہوتے ہیں اور ان کا تعلق روشنی سے یعنی دن کے وقت دیکھنے اور رنگین اشیاء کے دیکھنے سے ہے۔ اس کے علاوہ کچھ مستطیل نما کمرے بھی ہیں۔ جنہیں راڈز، (RODS) کہا جاتا ہے اور یہ رات کے وقت دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"اچھا اب سمجھا! تو پھر جو لوگ رات کو نہیں دیکھ سکتے ان کے انہی کمروں میں خرابی ہوتی ہوگی۔"

"ہاں! آپ بالکل ٹھیک سمجھے۔ جن لوگوں کے RODS راڈز خراب ہو جائیں انہیں اندھیرے میں بالکل نظر نہیں آتا لیکن دن کو وہ بخوبی دیکھ سکتے ہیں لیکن جن لوگوں کے کونز (CONES) خراب ہو جائیں تا وہ مختلف رنگوں کی پہچان صحیح طور سے نہیں کر سکتے۔ پہلی قسم کے لوگ

نائٹ بلائنڈ (NIGHT BLIND) اور دوسری قسم کے کلر بلائنڈ (COLOUR - BLIND) کہلاتے ہیں۔"

"اچھا طاہر! دیکھئے اب سایہ میرے ریٹینا پر پڑ رہا ہے اور مجھے اس کے متعلق پیغام اپنے آقا دماغ کو پہنچانے ہیں لہٰذا مجھے اجازت دیجئے جاتے جاتے میں آپ کو ایک بات اور بتائی جاؤں!"

"ضرور بتائیے نا! پیغام پہنچانے میں کہیں آپ کو دیر نہ ہو جائے اور اس طرح میرے دوست اسد کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔"

طاہر کو اپنے دوست کی فکر لگ گئی جس کی آنکھ کی وہ شعاع بن کر سیر کر رہا تھا۔

"ہاں تو سنو! کہ جس جگہ سے دماغ تک پیغام لے جانے والے ریشے میرے اندرونی پردہ میں داخل ہوتے ہیں وہاں کوئی بھی کمرے نہیں ہوتے اور جس چیز کا عکس عدسہ وہاں پر ڈالے وہ بالکل نظر نہیں آتی۔ اسی لئے اسے اندھیرا نقطہ یا BLIND SPOT کہتے ہیں۔ یہ نقطہ ہر ایک کی آنکھ میں موجود ہوتا ہے ——

اچھا اب تم جاؤ! خدا حافظ!"

"خدا حافظ! لیکن اب میں واپس کیسے جاؤں؟" طاہر سوچنے لگا۔ اس نے واپس مڑنا چاہا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ ناچار اسے قدم آگے بڑھانے پڑے۔ اور بچو! جیسے ہی اس

Digitized by khalafat Library Rabwah

نے ایسا کیا۔ تو چونکہ وہ شعاع تھا۔ آنکھ کے پردے نے اسے اپنا مدرک تجذب کر لیا۔ طاہر کو جیسے ہی اپنا وہم گھٹتا ہوا محسوس ہوا وہ چیخا۔ "چھوڑ دو! مجھے چھوڑ دو!! میں واپس جانا چاہتا ہوں"

لیکن بچہ! جیسے ہی اس نے چیخ ماری اس کے کانوں میں اذان کی آواز کے ساتھ ساتھ امی کی آواز بھی سنائی دی۔

"طاہر بیٹا! اٹھو اب صبح ہو گئی ہے۔ نماز کی تیاری کرو!"

یہ سن کر طاہر نے کروٹ بدلی اور آنکھیں کھول دیں۔ جیسے ہی اسے محسوس ہوا کہ وہ خواب دیکھ رہا تھا تو اس کا سارا خوف دور ہو گیا۔ اسے بیحد خوشی بھی ہوئی کہ چلو اسی بہانے۔ اس کی معلومات میں بھی اضافہ ہو گیا اور اب وہ بہتر طور پر اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکے گا۔ البتہ آنکھ کی بھی بہرحال آخری بات اسے یاد تھی۔ یعنی "BLIND SPOT" اور اس کے دیکھنے کے لئے اس نے ایک تجربہ کیا۔

تو بچو! ہم سب مل کر بھی وہ تجربہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آیا اسد کی آنکھ نے طاہر کو جو کچھ بتایا وہ صحیح ہے یا غلط؟"

آپ کے سامنے (گزشتہ صفحہ پر) چنومیاں کی تصویر ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک نقطہ۔ آپ صرف اتنا کیجئے کہ بائیں آنکھ بند کر لیجئے اور تصویر کو آنکھ سے پیچھے لے کر جائیے۔ تقریباً ۳ انچ کے فاصلے پر سے آپ کو صرف تصویر نظر آئے گی۔ نقطہ مٹ جائے گا۔ دائیں آنکھ سے صرف چنومیاں کو دیکھنے کی کوشش کریں۔ اس مخصوص فاصلہ پر نقطہ دراصل اسی لئے غائب ہوتا ہے کہ اس کا عکس بلائنڈ سپاٹ پر پڑتا ہے اور نظر نہیں آتا۔

طاہر کا یہ تجربہ بھی کامیاب رہا۔ اور وہ بہت خوش ہوا کہ اسے صحیح باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

کہیئے بچو! آپ کا تجربہ کیسا رہا؟

○

بہترین مردانہ سوٹ سپیشلسٹ
تسلی بخش اور بہترین سلائی کے لئے
ہمارے خدمات حاصل کریں!
رائل ٹیلرز
گرینڈ ہوٹل افغان چوک
کچہری بازار۔ لائل پور

Digitized by khalafat Library Rabwah

نماز باجماعت

ظہیر الدین بٹ۔ خیرپور میرس (سندھ)

نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ مسلمانوں اور کافروں میں فرق پیدا کرتی ہے۔ نماز یا صلوٰۃ کے معنی ہیں۔ دعا، برکت، خشوع و خضوع یعنی خدا تعالیٰ کے حضور عبادت میں کمال درجہ کی انکساری اور عاجزی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ"

یعنی رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت دفعہ فرمایا ہے کہ

"اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ"

یعنی نماز باجماعت پڑھا کرو!

نماز منافق پر بھاری ہے مگر مومن کی روح کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"

آپ نے فرمایا:۔

"جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا"

نماز امیر و غریب کے فرق کو مٹا دیتی ہے اور مساواتِ انسانی کا درس دیتی ہے۔ نماز میں انسان اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے اور اپنی حاجات اور ضروریات بادشاہوں کے بادشاہ شہنشاہوں کے شہنشاہ کے سامنے پیش کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دوزخیوں سے پوچھے گا کہ تمہیں جہنم میں کون سی چیز لائی ہے تو وہ جواب دیں گے کہ:۔

"ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے"

نماز خدا اور بندے، خالق و مخلوق اور عابد و معبود کے درمیان تعلق قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قربت کو اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو چھوڑو سب کندوں کو"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز باجماعت کا پابند ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

Digitized by khalafat Library Rabwah

حکایاتِ آزاد

شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد

آسمان پر خدا اور زمین پر ماں باپ

شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جوانی کے دیوانے پن میں۔ میں نے ماں پر جھنجھلا کر ایک چیخ ماری۔ بڑھیا بیچاری ایک کونے میں بیٹھ گئی۔ اور چپکے چپکے کہنے لگی:۔

"تو وہ دن بھول گیا کہ میری گود میں پڑا رہتا تھا۔ نہ ہل سکتا تھا۔ نہ چل سکتا تھا۔ میں آرام حرام کر کے تجھے آرام دیا۔ دن کو دن نہ سمجھا، نہ رات کو رات۔ کلیجہ کا خون پلا پلا کر تیرا پیٹ بھرا۔ جب پالا پوس کر بڑا کیا تو آج مجھ پر جھنجھلاتا ہے"

شیخ سعدیؒ کہتے ہیں:۔ ؎

"ماں کا جب یہ سخن سنا میں نے
شرم سے سر جھکا لیا میں نے
دل پہ اس بات نے کیا یہ اثر
کہ کلیجہ لگا پھٹنے خون جگر
تھے جو آنکھوں سے مثل ابر جھڑے
رونگٹے ہو گئے بدن پہ کھڑے"

خیال گزرا اللہ خالق اور رزاق اور رحیم و کریم ہے۔ اس نے اپنی ان نعمتوں کا نمونہ دنیا کے پردے پر ماں باپ بنائے ہیں۔

سچ مثل ہے:۔

"آسمان پر خدا اور زمین پر ماں باپ"

اُسی وقت میں روتا ہوا گیا۔ ماں کے پاؤں پڑا اور خطا معاف کروائی۔

(۲)

پنچ مل خدا، خدا مل پنچ

دو آدمی ایک گاؤں میں آکر آباد ہوئے ایک کا نام سعادتمند اور دوسرے کا نام خود پسند تھا۔ دونوں نے جگہ تجویز کر کے اپنے اپنے مکان بنانے کا ارادہ کیا۔ گاؤں کے چوہدریوں نے سمجھایا کہ ادھر کو برسات میں رَو آتی ہے یہاں مکان نہ بنا۔ خود پسند نے کچھ نہ سنا اور اسی جگہ پر مکان ڈال کر رہنے لگا۔

سعادتمند کو جو لوگوں نے منع کیا تو اس نے قبول کر کے بعض لوگوں کی رائے پر

Digitized by khalafat Library Rabwah

چودھری نے اپنے ہمسائے میں جگہ دی، اور علم کرایاں، تختے دے کر اپنی رعیت کے مزدوروں سے مکان اس کا بنوا دیا

جب برسات آئی تو پہلے ہی مینہ میں ایک رو ایسی آئی کہ میاں خوشحال کا سارا گھر بار اسباب سمیت بتاشے کی طرح بیٹھ گیا۔ اسی وقت پیٹ پکڑے ہوئے گاؤں والوں کے پاس دوڑا آیا۔ انھوں نے کہا:۔

"پانی کے بلبلے کی طرح گھر تو بہہ گیا
تو شکر کر یہی کہ ترا دم رہ گیا"

تیرے بھائی کو جو کچھ ہم نے کہا۔ اس نے قبول کیا۔ اگر تو ہماری بات مانتا تو اتنا نقصان کیوں اٹھاتا۔ اب جو کچھ پیش آئے خدا کی مرضی۔ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ تو جان تیرا کام جانے!

خود پسند اپنی خود پسندی پر آپ شرمندہ ہوا۔ پچھتا کر خاموش ہو رہا۔ ایک عقلمند نے سنا اور کہا کہ سچ ہے:

"پنچ مل خدا اور خدا مل پنچ!"

ذہانت

ایک اُستاد نے اپنے شاگرد سے اپنی دانست میں ایک لاجواب سوال کر دیا۔

"بیٹا بتاؤ خدا کہاں ہے؟ اگر تم نے بتا دیا تو میں تمہیں ایک گھڑی انعام دوں گا۔"

ذہین شاگرد نے فوراً جواب دیا۔

"محترم استاد! اگر آپ یہ بتا دیں کہ خدا کہاں نہیں ہے تو میں آپ کو دو گھڑیاں انعام میں دوں گا۔"

(مرسلہ: حافظ فضل الرحمان لبشیر ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

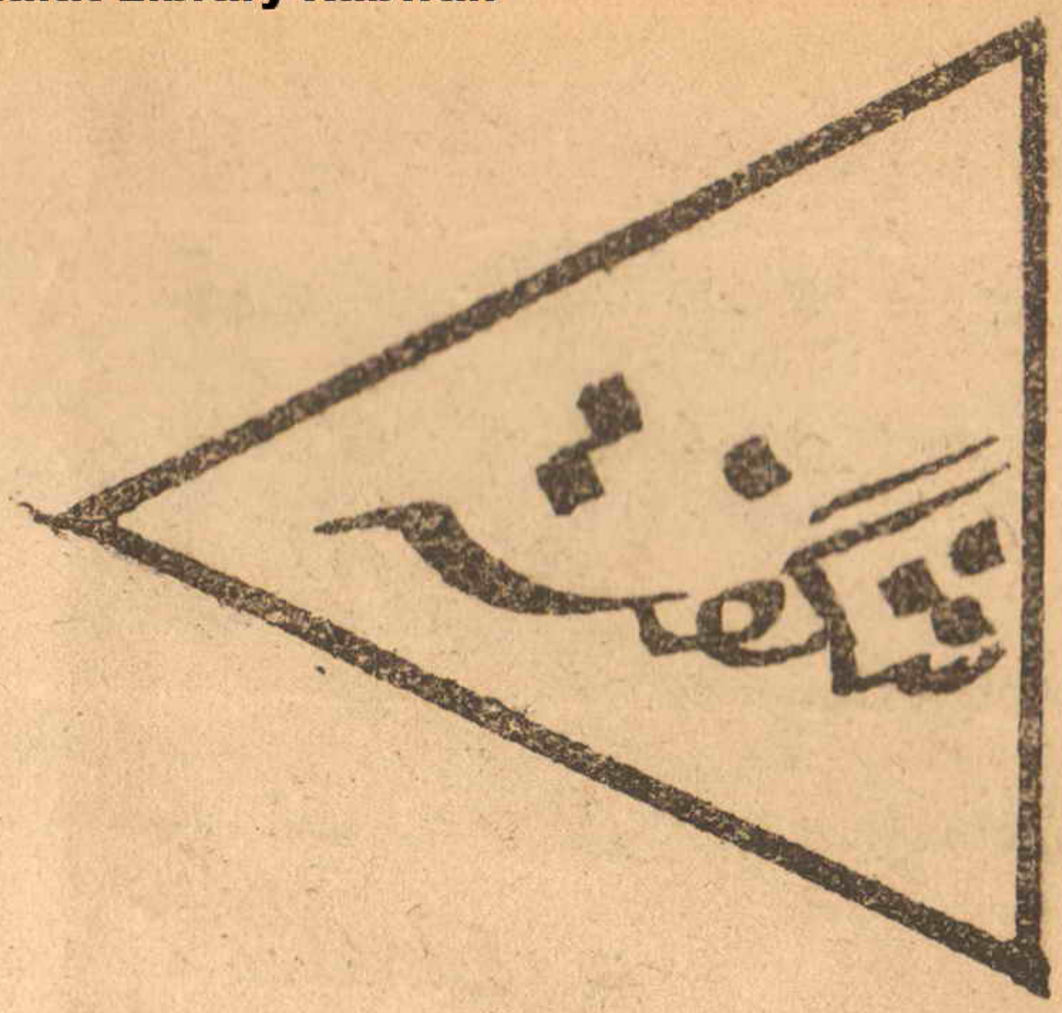

بہترین ہتھیار

ایک دفعہ اکبر بادشاہ نے بیربل سے پوچھا "بتاؤ! ہتھیاروں میں بہترین ہتھیار کون سا ہے؟"

بیربل نے جواب دیا۔ "بادشاہ سلامت! بہترین ہتھیار وہی ہوتا ہے جو بوقت ضرورت ہاتھ آجائے۔"

اکبر بادشاہ کو بہت غصہ آیا کہ میرے اسلحہ خانہ میں اتنے اچھے اچھے ہتھیار ہیں اور اس کو ان میں سے کوئی ہتھیار بھی پسند نہیں آیا۔

اکبر بادشاہ نے یہ بات اپنے دل میں رکھی۔

دوسرے دن اس نے فیل خانے کے نگران کو حکم دیا کہ آج جب بیربل فیلخانے کے نزدیک سے گزرنے لگے تو فیلخانے کے سب سے مست ہاتھی کو شراب پلا کر بیربل پر چھوڑ دیا جائے۔

چنانچہ دوسرے دن جب بیربل فیلخانے کے قریب سے گزرا تو مست ہاتھی کو شراب پلا کر چھوڑ دیا گیا۔ فیلبان خود بھاگ کر ایک محفوظ پناہ گاہ میں چھپ گیا۔ ہاتھی نے آزاد ہونے کے بعد اپنی چندھی چندھی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھا تو اس کو گلی میں بیربل آتا دکھائی دیا۔ ہاتھی ایک خوفناک چنگھاڑ کے ساتھ بیربل کی طرف لپکا۔ بیربل نے جب ہاتھی کو یوں اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو اس نے فوراً کسی ہتھیار کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا۔ لیکن وہاں ہتھیار کہاں؟ پاس ہی ایک کتیا کے دو پلے پڑے ہوئے تھے۔

بیربل نے جلدی سے

ایک پلے کو اٹھایا اور اسے زور سے ہاتھی کے سر پر

Digitized by khalafat Library Rabwah

دے مارا۔ ہاتھی کے سر پہ زور سے لگنے کی وجہ سے کتیا کے بچے کے منہ سے ایک زوردار "چیاؤں" کی آواز نکلی۔ پلّے کی چیاؤں کی عجیب اور غیر متوقع آواز سن کر ہاتھی بے تحاشا پیچھے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ اکبر بادشاہ جو قریب ہی چھپا ہوا یہ سب ماجرا دیکھ رہا تھا۔ باہر نکل آیا۔ بادشاہ نے بیربل کو شاباش دیتے ہوئے کہا کہ:-

"واقعی ہتھیاروں میں سب سے بہتر ہتھیار وہ ہے جو بوقتِ ضرورت میسّر آجائے"

تو بچو! ہمیں بھی مشکل سے مشکل حالات میں اپنے حواس پر قابو رکھنا چاہیئے اور پوری ہوشمندی سے مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہیئے لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ ہتھیاروں میں سب سے بڑا ہتھیار اللہ تعالیٰ کی ذات پر "اعتماد" ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کڑی سے کڑی مشکل میں آدمی کے کام آنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہی انسان کو ایسا دماغ عطا کیا کہ وہ مشکل وقت میں اپنے دفاع کے لئے تدبیر کر سکے۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہیئے کہ مشکل وقت میں صرف اللہ تبارک تعالیٰ سے مدد کے طلب گار ہوں اور اسی سے امید رکھیں کہ وہ ہماری مشکلات حل فرمائے۔ آمین!

مرسلہ:- مرزا قیصر حیات
حجرہ شاہ مقیم۔ (ساہیوال)

○

منصور کی نیک نیتی

المنصور اپنے کفن کا کپڑا اپنے پاس رکھتا تھا کہ نہ معلوم کب موت آجائے اور اس کی ضرورت پڑ جائے۔ یہ کفن ایسے کپڑے کا بنا ہوا تھا جس کا دھاگہ اس کے باپ کی زمین کی پیداوار کا بنا ہوا تھا اور اس کی لڑکیوں نے کاتا تھا۔ اس نے قرآن پاک کا ایک نسخہ اپنے قلم سے لکھا ہوا تھا اور وہی میدانِ جنگ میں پڑھا کرتا تھا۔ دشمن کی طرف بڑھتے ہوئے یا میدانِ جنگ میں لڑنے سے المنصور کے کپڑوں پر جو گرد پڑتی وہ اس کو اکٹھا کر لیتا اس گرد سے پورا ایک بورا بھر گیا تھا جو وہ اپنے ساتھ رکھتا تھا تاکہ جب وہ مرے تو اس گرد کو خوشبو سے ملا کر اس کے بدن پر ڈالا جائے۔

منصور احمد طاہر منگریل (سرگودھا)

○

مامون الرشید کا انصاف

مامون الرشید اتوار کے دن صبح سے دوپہر تک دربارِ عام منعقد کرتا تھا جہاں غریب سے غریب شخص بھی حاضر ہو سکتا تھا۔ ایک دن ایک شکستہ حال بڑھیا دربار میں آئی اور کہا کہ "ایک ظالم نے میری جائیداد چھین لی ہے"۔

مامون الرشید نے کہا "وہ کون ظالم ہے او

Digitized by khalafat Library Rabwah

کہاں ہے؟"

بڑھیا نے اشارے سے بتایا کہ وہ ظالم خلیفہ کے پہلو میں ہے۔

مامون الرشید نے دیکھا تو وہ اس کا بیٹا عباس تھا۔ وزیر اعظم کو حکم دیا کہ۔ شہزادہ کو بڑھیا کے مقابل کھڑا کیا جائے۔ اور پھر دونوں کے بیانات قلمبند کئے جائیں۔ شہزادہ عباس رک رک کر آہستہ گفتگو کرتا تھا لیکن بڑھیا کی آواز بے باکی سے لبریز تھی۔ وزیر اعظم نے سنا وہ کہہ رہی تھی کہ خلیفہ کے سامنے چلا کر بات کرنا آداب کے خلاف ہے۔ خلیفہ نے کہا۔

"اسے مت روکو جس طرح چاہے آزادی سے گفتگو کرے!"

سیمائی نے بڑھیا کی زبان کو تیز کر دیا اور عباس کو گونگا کر دیا۔ آخر میں تقدمہ کا فیصلہ بڑھیا کے حق میں ہوا اور جائیداد واپس دلا دی گئی۔

اس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ انصاف کے معاملہ میں رشتہ داری حائل نہیں ہونی چاہئے۔ حاکم کا فرض ہے کہ وہ ظالم کو، چاہے وہ اس کا عزیز ترین رشتہ دار بھی کیوں نہ ہو۔ سزا دے اور مظلوم کو حق دلائے۔

سنگدل حاکم

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک شخص کو ایک علاقے کا حاکم مقرر فرمایا۔ اور اس کے لئے اس عہدے کا کاغذ لکھا جا رہا تھا کہ اس وقت ایک بچہ آیا اور حضرت عمرؓ کی گود میں بیٹھ گیا۔ حضرت عمرؓ اس سے پیار کرنے لگ گئے۔ وہ شخص جس کے لئے کاغذ لکھا جا رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"حضرت آپ اس بچے سے پیار کر رہے ہیں اور میرے آٹھ بچے ہیں اور میں نے کبھی کسی سے پیار نہیں کیا۔"

یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فوراً اس عہدے کا لکھا ہوا کاغذ پھاڑ دیا اور فرمایا

"جس سنگدل کے دل میں اولاد کے لئے پیار نہیں وہ رعایا سے کیا پیار کرے گا؟ ایسا سنگدل حاکم بننے کے لائق نہیں۔"

(شفقت اللہ ۵۴۔۱ شمالی)

ہر قسم کا سائنٹیفک و جیومیٹری فرنیچر
خریدنے کے لئے
الامین سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور
کوریا در کھیرہ
ٹیلیفون
۶۲۵۰۰

Digitized by khalafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

عروس البلاد کراچی

جناب محمد اشرف نوشاہی

دنیا کے ۱۷ ویں عظیم ترین شہر کراچی کو کسی نے عروس البلاد کہا اور کسی نے مشرق کی ملکہ اور اگر کسی نے اسے "روشنیوں کا شہر" کہا ہے تو وہ بھی غلط نہیں۔ غرض کراچی گوناگوں خوبیوں کا شہر ہے۔ اور اس کی یہ خوبیاں اب اتنی واضح ہو چکی ہیں کہ سارا پاکستان انہیں تسلیم کرتا ہے تو آیئے آج کراچی چلیں!

کراچی کی تاریخ

گو آج کراچی ایک جدید شہر ہے۔ لیکن یہ درحقیقت ہزاروں سال پرانا ہے۔ مورخین کا کہنا ہے کہ ۳۲۶ ق م میں سکندر اعظم کے جہاز سندھ کے جس "کروکالا" نامی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوئے تھے وہ دراصل کراچی تھی۔ ان میں سے بعض مورخین کا یہ بھی خیال ہے کہ ۷۱۱ء میں محمد بن قاسم نے جس بندرگاہ "دیبل" پر قبضہ کیا تھا وہ منوڑہ یا اسی کے قریب و جوار کا کوئی دوسرا علاقہ تھا۔ کراچی یونیورسٹی کے اردگرد چند آثار دریافت ہوئے ہیں جو کسی اجڑے گاؤں کا پتہ دیتے ہیں۔ ان سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ کراچی کا علاقہ صدیوں سے آباد ہے۔

کراچی کی تاریخ کے بارے میں ایک ہندو تاجر "ناؤں مل" سے بھی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ کراچی سے ۱۵ یا ۱۶ میل کے فاصلے پر جب ندی کے نزدیک کھڑک بندرگاہ" تھی جس کے پاس اس کے دادا "بھوجومل" کی کوٹھیاں تھیں۔ بعد ازاں بھوجومل نے "نیو گاؤں" "کلاچی" میں بھی تجارتی کوٹھیاں بنائیں۔ بھوجومل نے ۱۷۸۲ء میں وفات پائی اس وقت کلاچی ایک چھوٹا سا شہر بن چکا تھا بعد ازاں کلہوڑوں کے بعد تالپوروں کے دور میں

Digitized by khalafat Library Rabwah

کلاچی کو اسی وقت اہمیت حاصل ہوگئی جب انھوں نے منوڑہ کا قلعہ قائم کیا۔ انہی کے زور میں یہ شہر پہلی بار "کراچی" کہلایا اور یہ نام پھر اتنا مقبول ہوا کہ قدیم نام متروک ہوگیا۔

۱۸۴۳ء میں انگریزی حکومت نے کراچی کو سندھ کے دیگر علاقوں کے ساتھ اپنی عملداری میں شامل کرلیا۔ انگریز سپہ سالار "چارلس نیپئر" نے اس شہر کی خوبیاں بھانپ لیں اور سندھ کا دارالحکومت حیدرآباد سے یہاں منتقل کردیا۔ نیپئر نے ہی یہاں بیرکیں، نیوائیں، کلفٹن کا پل، ایئرسٹوایا اور منوڑہ کی پہاڑی پر ۱۲۵ فٹ اونچا لائٹ ہاؤس بنوایا۔ پھر کراچی پولیس کا محکمہ قائم کیا اور عوامی تفریح کے لئے "چڑیا گھر" بنوایا۔ غرض اس نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ شہر کی ترقی کے لئے کوشش کی۔

چارلس نیپئر کو کراچی سے بڑا لگاؤ تھا۔ ۱۸۴۷ء میں جب وہ کیپ ٹاؤن کی بندرگاہ سے واپس وطن روانہ ہوا تو اس نے آبدیدہ ہوکر کہا تھا:-

"اے کراچی! تو مشرق کی ملکہ ہوگی"

"اے کراچی! جب تو اس بندرگاہ پر پہنچے تو میری تمنا ہے کہ میں تجھے اس حال میں دیکھوں"

دراصل وہ کراچی کی ترقی کی رفتار تیز تر کردی اور کراچی ہند و پاک دوسرے شہروں میں ابھرنے لگا۔

آج کا کراچی

آج کے دور میں کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ ۱۹۴۷ء میں اسے پاکستان کا پہلا دارالحکومت بنایا گیا اور اسلام آباد کے قیام تک (۱۹۵۹ء تک) یہی پاکستان کا دارالحکومت رہا۔ پھر ۱۹۷۰ء میں اسے سندھ کا دارالحکومت بنا دیا گیا۔ اس کی آبادی ۴۵ لاکھ کے قریب ہے اور یہاں کے اہم مقامات مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) مزارِ قائداعظمؒ

یہ کراچی کا اہم ترین مقام ہے اور فن تعمیر کا نہایت خوب صورت نمونہ ہے اس کا سنگ بنیاد ۸ فروری ۱۹۶۰ء کو رکھا گیا اور ۱۹۶۷ء میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ مقبرے کا فرش اندر سے ۷ فٹ اور باہر سے ۳۷ فٹ ہے جبکہ مزار کا تہہ خانہ ۱۴ فٹ بلند ہے وسیع چبوترہ جس کے تہہ خانے میں اصل مزار ہے ۲۵۰ فٹ بلند ہے جبکہ گنبد ۱۱۰ فٹ بلند ہے۔ مقبرے کے دروازے میں چاندی کا ۳۵ فٹ چوڑا کٹہرا نصب ہے جس کا وزن ۸۰۰۰ ٹن ہے۔ مزار کی ایک قابل دید چیز وہ خوب صورت اور عظیم فانوس ہے جو چین

Digitized by khalafat Library Rabwah

کی طرف سے بطور تحفہ دیا گیا اس کی لمبائی ۱۵ فٹ اور وزن ۳ ٹن ہے۔

(۲) کیماڑی اور شپ یارڈ

کیماڑی بندرگاہ کا نام ہے جہاں تمام دنیا سے بحری جہاز آکر رکتے ہیں اس سے تھوڑے فاصلے پر منوڑہ کا جزیرہ ہے۔ کراچی میں بحری جہاز بھی تیار کئے جاتے ہیں اس کام کے لئے شپ یارڈ فائم ہے۔ یہاں سے تیار ہونے والا پہلا جہاز "العباس ۱۹۶۷ء" تھا۔ یہاں نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ دیگر ممالک کے لئے بھی بحری جہاز تیار ہوتے ہیں۔

(۳) لیاقت آباد سپر مارکیٹ

۱۰ منزلہ یہ مارکیٹ پاکستان کی سب سے بڑی مارکیٹ ہے۔ اسے نہایت خوبصورت طرز پر جدید فن تعمیر کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے تعمیر کیا گیا ہے۔ یہاں ہر شے کی دکانوں کے لئے مخصوص حصے ہیں۔ اس کا افتتاح ۲۵ دسمبر ۱۹۷۶ء کو ہوا۔

(۴) یادگار آزادی

یہ خوب صورت تعمیر کلفٹن کے نزدیک واقع ہے اور جدید فن تعمیر کا نمونہ ہے اسے بلدیہ کراچی نے شہدائے ۱۹۴۷ء کی یاد میں قائم کیا ہے۔ اس کے ۳ ستون بنائے گئے ہیں جنہیں اتحاد، یقین محکم، اور تنظیم کے نام دیئے گئے ہیں۔

(۵) عزیز بھٹی پارک

یہ کراچی کے خوب صورت تفریحی باغات میں ممتاز مقام رکھتا ہے اس میں ۲ مصنوعی جھیلیں بنائی گئی ہیں جو بے حد خوبصورت ہیں۔ پھر سبزہ اور رنگ برنگے پھول اسے مزید حسن بخشتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کراچی کے اکثر باشندے چھٹی کے ایام میں یہاں تفریح کے لئے آتے ہیں اور قدرتی حسن سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ان مقامات کے علاوہ کلفٹن، ہل پارک، منگھو پیر روڈ اور پیراڈائز پوائنٹ ایسے مقامات ہیں جو سیاحوں کی دلچسپی کا باعث ہیں۔ ۲۴ منزلہ حبیب بنک پلازا کی عمارت جو پاکستان کی سب سے اونچی عمارت ہے یہیں واقع ہے۔

ذرائع آمد و رفت

کراچی میں سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے جو ہر علاقے کو دوسرے سے ملاتا ہے۔ سرکلر ریلوے بھی اہم ذریعۂ سفر ہے۔ کراچی سے باہر جانے کے لئے بھی مختلف راستے موجود ہیں۔ ایک سڑک اسے لس بیلہ (بلوچستان) سے ملاتی ہے جبکہ دوسری سڑک اسے ٹھٹھہ سے ملاتی ہے جو سندھ کا مشہور تاریخی شہر ہے۔ نئی تعمیر شدہ سپر ہائی وے اسے حیدرآباد سے ملاتی ہے۔ کراچی میں

Digitized by khalafat Library Rabwah

پاکستان ریلوے کے ۲ بڑے اسٹیشن ہیں جہاں سے ملک کے تمام حصوں کو سفر کرنا ممکن ہے۔ اس طرح کراچی تمام پاکستانی شہروں سے ملا ہوا ہے۔

تجارتی اہمیت

ہر دور کی طرح آج بھی کراچی پاکستان کے لئے تجارت کا اہم راستہ ہے۔ سمندری راستے سے دوسرے ممالک کی درآمدات یہیں سے ملک کے دوسرے حصوں میں جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ کراچی میں مصنوعات تیار کرنے کے کارخانے بھی ہیں جن میں دن رات کام ہوتا ہے۔

الغرض کراچی پاکستان کا ایک عظیم الشان خوبصورت اور اہم شہر ہے جو ملکی و غیر ملکی سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز ہے۔ کراچی کے بڑے بڑے بازار، پر ہجوم ٹریفک، ہر قوم کے لوگوں کی موجودگی، اور بڑی بڑی آبادیاں ایسے عوامل ہیں جو باہر سے آنے والوں کے لئے دلچسپی کا موقع پیدا کرتے ہیں۔"

ذہنی ورزش

(۱) ۹ کو چار بار اس طرح لکھیں کہ ۱۰۰ ہو جائے

(۲) ۸ کو آٹھ بار اس طرح لکھیں کہ ۱۰۰۰ ہو جائے۔

(۳) مندرجہ ذیل خانوں میں سے تین تیلیاں اس طرح اٹھائیں کہ تین خانے باقی رہ جائیں۔

۱	۲	۳
	۴	۵

(۴) مندرجہ ذیل خانوں میں سنبلہ سے اس طرح لکھیں کہ جس طرف سے جمع کئے جائیں مجموعہ ۱۵ ہو۔ لیکن یہ خیال رکھیں کہ کوئی ہندسہ دوبارہ نہ لکھا جائے۔

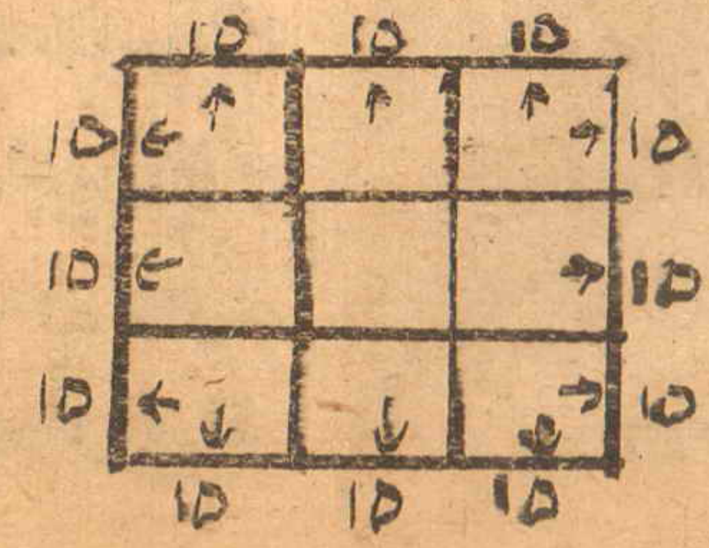

(ملک انوار احمد مجوکہ
غریب آباد کراچی)

(جواب کسی اور صفحہ پر دیکھیں)

Digitized by khalafat Library Rabwah

"پاک دکھ آرام دو!"

ہمارے آقا خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ہر دل عزیز شخصیت تھے ہر کوئی آپ سے محبت کرتا تھا کوئی ایسا شخص نہ تھا جو آپ سے ملا ہو اور پھر بھی آپ کی مخالفت میں پیش پیش ہو۔ کفار مکہ کی حالت بھیب تھی وہ آپ کو ہر تکلیف پہنچا کر خوش ہوا کرتے ان کا فر دل میں ایک بڑھیا بھی تھی وہ ہر روز آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکتی کیونکہ ہر روز آپ کا گزر اس کی گلی سے ہوا کرتا تھا۔ اگر اس کے گھر میں کوڑا کرکٹ نہ ہوتا تو دوسروں کے گھر سے اکٹھا کر لیتی تھی اور جب آپ کا گزر ہوتا تو وہ آپ پر کوڑا کرکٹ پھینک کر خوش ہوتی۔ یہ اس کا معمول تھا۔ آپ معاف کرنے والوں میں سے افضل تھے۔ آپ نے کبھی اسے کچھ نہ کہا حتیٰ کہ کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور کپڑے جھاڑ کر آگے نکل جاتے۔

ایک روز خلافِ معمول کسی نے آپ پر کوڑا نہ پھینکا تو آپ نے سوچا۔ کہ شاید آج میں اسے نظر نہیں آیا۔ آپ نے کچھ دیر اس کا انتظار کیا لیکن جب اس کے باوجود کسی نے کوڑا نہ پھینکا تو آپ اس بڑھیا کے ہمسائے کے پاس گئے اور پوچھا۔

"آپ کی پڑوسی بڑھیا آج کہاں ہے؟"

اس نے کہا۔ "بیمار ہے!"

آپؐ نے فرمایا۔ "میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔"

وہ شخص حضورؐ کو اس بڑھیا کے گھر لے گیا۔ بڑھیا بخار میں پھنک رہی تھی۔ آپؐ نے اس کی عیادت کی۔ اسی پر بس نہیں کی بلکہ اسے

Digitized by khalafat Library Rabwah

دوا بھی لاکر دی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول بن گیا کہ آپ ہر روز اسے دوا لاکر دیتے اور ضرورت کی ہر شے بہم پہنچاتے آہستہ آہستہ بڑھیا صحت یاب ہو گئی آپ معمول کے مطابق اس کے گھر گئے تو دیکھا کہ بڑھیا زار و قطار رو رہی ہے آپ نے توجہ دریافت کی تو اس نے کہا۔

"وہ شخص جسے میں تکلیفیں پہنچاتی رہی وہی میری عیادت کو آیا اور مجھے دوا لاکر دیتا رہا۔"

بڑھیا بہت شرمندہ تھی۔ آنحضرتؐ نے اُسے تسلی دی اور وہ مسلمان ہو گئی اور آپؐ کی بے حد خدمت کرنے لگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسوۂ رسولؐ کی تعلیم کس خوبی سے بیان کی کہ

"گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو"

(طاہرہ حبیب)

○

● دیانت داری

پیارے بھائی بہنو! دیانت یا ایمانداری ایک بہت ہی اہم خلق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص کسی معاملہ میں کسی سے دھوکا نہ کرے۔ فرض کریں کہ میں نے کسی کو بازار سے سودا لانے کے لئے ایک روپیہ دیا۔ وہ بازار گیا۔ سودا خرید کر لے آیا۔ سودا اگر پچاس پیسے کا آیا اور اس نے باقی پچاس پیسے مجھے واپس دیئے تو یہ کام ایمانداری کا ہے۔ لیکن اگر وہ سودا پچاس پیسے کا لایا اور بتایا یہ کہ ساٹھ پیسے کا ملا ہے تو یہ بات دیانت یا ایمانداری کے خلاف ہو گی۔

بددیانتی انسان کو معاشرے میں بے اعتبار بنا دیتی ہے لوگوں کو جب معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص کی عادت جھوٹ بولنے کی ہے یا فلاں شخص دھوکے بازی سے کام لیتا ہے تو معاشرہ اس کا اعتبار نہیں کرتا۔ وہ جہاں بھی جاتا ہے لوگ اُسے نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہیں۔ ایسا آدمی خود بھی اپنی نظر میں حقیر اور ذلیل ہو جاتا ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ بھی خوش نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تو اس کے بندوں کی خوشنودی سے حاصل ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگوں نے ہمیشہ نیکی کا راستہ اختیار کیا اور نیکی سے اللہ کے بندوں کے لئے اور سکون کا راحت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی پسندیدہ ٹھہرے ان میں بعض لوگ ایسے تھے جنہوں نے تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور اس پیشے میں اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے۔

امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ

Digitized by khalafat Library Rabwah

بڑے تاجر تھے۔ مختلف شہروں میں ان کا کاروبار تھا۔ بڑے بڑے سوداگروں سے ان کا لاکھوں روپے کا لین دین تھا ان کے چورے کا روبار کی بنیاد دیانت پر تھی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ انھوں نے قیمتی کپڑے کے کچھ تھان فروخت کے لئے ایک جگہ بھیجے ان میں سے بعض تھان ناقص تھے۔ امام اعظمؒ نے کہلا بھیجا کہ فلاں فلاں تھان میں نقص ہے اس لئے فروخت کرتے وقت گاہک کو اس نقص سے خبردار کر دیا جائے۔ فروخت کرنے وقت ملازم کو امام اعظمؒ کی ہدایت یاد نہ رہی اور اس نے تھان خریدار کے ہاتھ ان کا عیب اور نقص بتائے بغیر فروخت کر دیئے

امام اعظمؒ کو جب یہ پتہ چلا تو بہت افسوس ہوا کیونکہ خریدار کا کچھ اتا پتا معلوم نہ تھا اس لئے امام اعظمؒ کے ارشاد کے مطابق تیس ہزار درہم کی پوری رقم خیرات میں دے دی گئی۔

اسی طرح ایک واقعہ خریداری کے متعلق مشہور ہے کہ ایک دن ایک عورت ریشم کا قیمتی تھان فروخت کے لئے لائی امام صاحبؒ کے پاس لائی۔ آپؒ نے تھان کے دام پوچھے تو اس عورت نے دام سو روپے بتائے۔

امام صاحب نے فرمایا یہ تو بہت کم ہیں"

عورت نے کہا۔ "اگر کم ہیں تو دو سو روپے زیادہ دے دو!"

امام صاحب نے فرمایا۔ "تمہارا تھان ۵۰۰ روپے سے کم کا نہیں ہے۔"

عورت نے امام صاحب سے کہا کہ "آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔"

اس پر آپ نے کہا کہ "میں وہی قیمت دے رہا ہوں جو میرے اندازے کے مطابق ہے" اور پھر آپ نے ۵۰۰ روپے اسے دے دیئے۔

بھائیو اور بہنو! ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر بات میں دیانتداری اور راست بازی کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(حبیب الٰہی نوح۔ مریدکے)

○

● نزارروس

اللہ تعالیٰ جب بھی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے کسی فرستادہ کو کھڑا کرتا ہے تو اس کے ذریعہ سے اپنی ہستی کو ثابت کرنے کے لئے وہ زبردست نشانات اور پیشگوئیوں سے قبل از وقت نوازتا ہے۔ یوں تو ہزاروں واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں لیکن اگر ان واقعات و حالات کی قبل از وقت اطلاع دے دی جائے اور پھر وہ پورے ہو جائیں تو یہی واقعات صداقت کا ثبوت بن جاتا کرتے ہیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

میں زمانہ میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا تو بیسیوں اور نشانات کے علاوہ ایک نشان یہ بھی دیا کہ:-

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی یا حالِ زار"

اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت یہ اطلاع دی کہ روس کا بادشاہ جو اپنی شان و شوکت اور جاہ و حشمت کی وجہ سے دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ اختیار رکھنے والا بادشاہ جو اپنے آپ کو زار کہتا تھا اُس پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ ابتر حالت میں ذلیل و خوار ہو کر تخت سے دستبردار کر دیا جائے گا۔

چنانچہ دوسری جنگِ عظیم کے دوران جبکہ زارِ روس بڑی شان و شوکت سے حکومت کر رہا تھا اچانک ملک میں بغاوت پھوٹ پڑی۔ زار کی ہزاروں کوششوں کے باوجود بغاوت پھیلتی چلی گئی۔ باغیوں نے سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا اور زارِ روس معہ خاندان مختلف تکلیف دہ مراحل سے دو چار ہوتا رہا اور آخر کار ۱۹۱۸ء میں قتل کر دیا گیا۔ اور اس کی حکومت ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے نبی کی یہ بات پوری ہوئی کہ:-

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی یا حالِ زار"

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا حالات کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کو بذریعہ الہام ۱۹۰۵ء میں خبر دی جو قریباً ۱۳ سال بعد ۱۹۱۸ء میں حرف بحرف پوری ہوئی۔

زار دکھوں اور تکلیفوں کو برداشت کرتا ہوا مر گیا۔ شہر ویران ہو گئے۔ پہاڑ اڑ گئے لاکھوں آدمی مارے گئے۔ خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ ملک تہ و بالا ہو گیا اور یہ تمام چیزیں خدا کے نبی کی صداقت پر ہمیشہ کے لئے ایک زندہ نشان چھوڑ گئیں۔ ؎

"مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی یا حالِ زار"

(ملک طارق بشیر ناصر ربوہ)

○

ٹیلیویژن سرطان پیدا کرتا ہے

آج کل ٹیلی ویژن گھر گھر پہنچ رہا ہے۔ مگر تہذیب جدید کے بہت سے تحفوں کی طرح یہ بھی اپنے اندر روحانی اور جسمانی تباہی کا سامان رکھتا ہے۔ امریکہ اور یورپ کے ڈاکٹر اس بات کے قائل ہو چکے ہیں کہ ٹیلی ویژن کی شعاعیں سرطان کا باعث ہو سکتی ہیں۔ امریکہ کے مشہور ماہر ڈاکٹر "ایلبرٹ شوئٹزر" نے جو شمالی گبون کے ایک ہسپتال میں کام کرتے رہے ہیں اپنے مضامین ٹیلی ویژن استعمال کرنے

Digitized by khalafat Library Rabwah

دانوں کو بار بار متنبہ کیا ہے کہ ٹیلی ویژن سیٹ تفریح کے پردے میں آپ کا دشمن ہے آپ کے بچے اس سے سرطان کا شکار

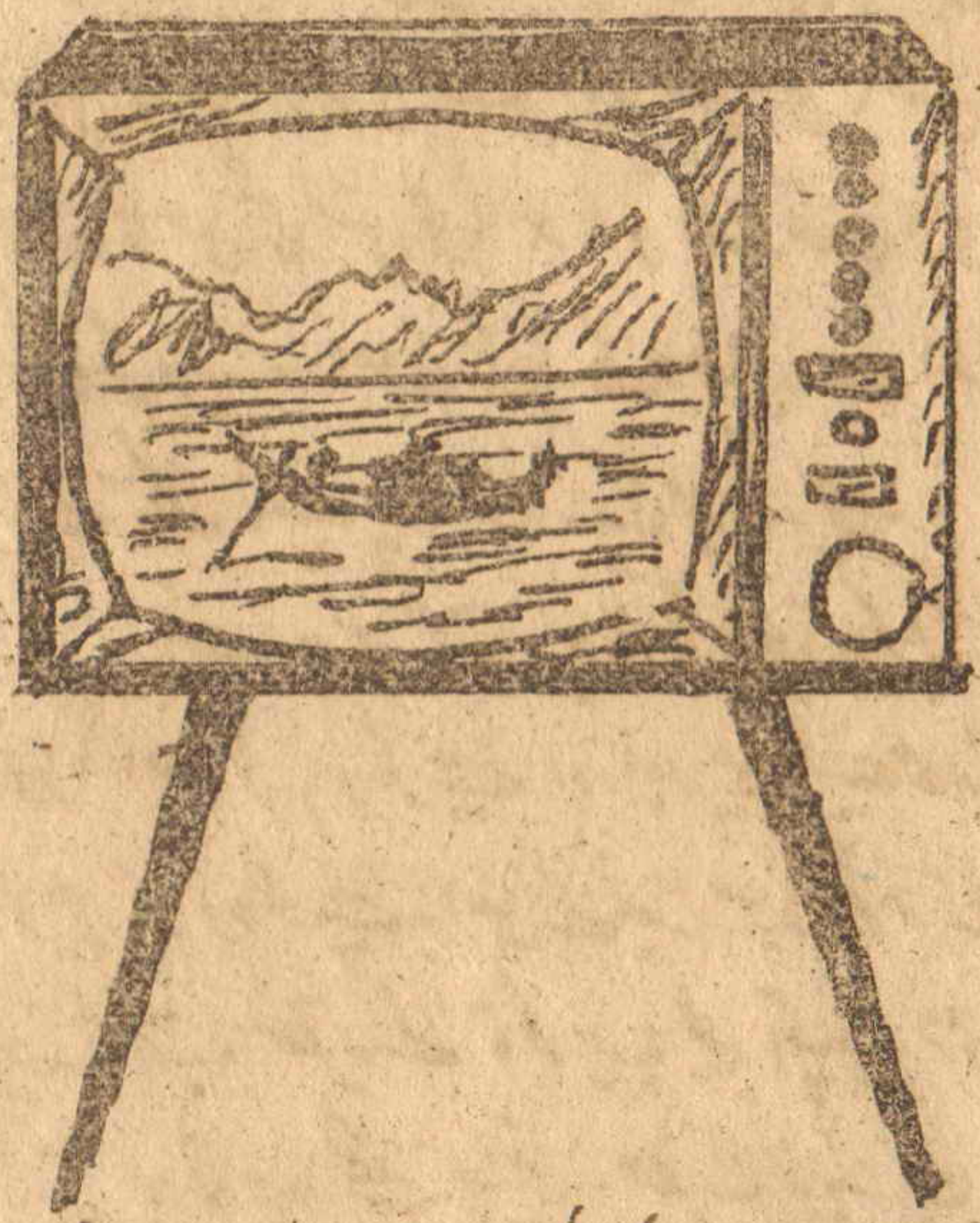

ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹر کروب خود ٹیلی ویژن کی شعاعوں کے پیدا کردہ سرطان کا شکار ہو گئے تھے۔ مرنے سے پہلے انھوں نے ۹۶ اپریشن کروائے لیکن کوئی بھی کامیاب نہ ہوا بلکہ سرطان چہرے کے بڑے حصے کو پیٹ میں لینے کے بعد ان کے بازوؤں تک پھیل گیا۔ مرنے سے پہلے ڈاکٹر کروب نے کہا کہ ٹیلی ویژن بنانے والی کمپنیاں جھوٹ کہتی ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیتی ہیں کہ اشعاعی طاقت بہت معمولی ہوتی ہے اور انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ متعدد تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اشعاع چاہے کتنی ہی کمیت کی کیوں نہ ہوں انسان کے جسم کے لئے نقصان دہ ہوتی ہیں ان شعاعوں کا اثر ٹیلی ویژن کے سامنے نشست وغیرہ کے مطابق کم و بیش ہوتا ہے۔ تجارتی کمپنیوں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ٹیلی ویژن کی شعاعوں کا رُخ قریب بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف نہیں بلکہ زمین کی طرف ہوتا ہے۔

ڈاکٹر کروب نے اپنے بیان میں اس بات پر تعجب ظاہر کیا کہ جو لوگ بجلی مستریوں میں رہتے ہیں وہ ٹیلی ویژن کی ان شعاعوں سے کیسے بچ سکتے ہیں جو ضخیم دیواروں اور کمروں کے پردوں کو بھی چیر کر نکل جاتی ہیں۔

ایک عالم طبیعیات ڈاکٹر لیمیب نے بھی ڈاکٹر کروب کے دعوے کی تائید کی ہے انھوں نے لکھا ہے کہ رنگدار ٹیلی ویژن جو حال ہی میں بازار میں آئے ہیں۔ عام ٹیلی ویژنوں سے زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ ان میں اشعاعی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی مزید تائید سرطان کے امریکی ادارہ تحقیقات کی رپورٹ سے ہوتی ہے رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ:-

"ٹیلیویژن کی شعاعوں سے سرطان میں مبتلا ہونے والے اکثر بچوں کی عمر چار سال سے زیادہ نہ تھی۔"

(آنکھ سلطانہ منڈی محمد یکے)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

تدوینِ قرآن

قرآن کا مطلب ہے بہت پڑھی جانے والی کتاب۔

قرآن شریف ۲۳ سال متواتر اہم واقعات اور ضروری حالات کی مناسبت سے اترتا رہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ۴۰ سال کے تھے۔ تو

قرآن کریم ماہ رمضان میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اس میں ۱۱۴ سورتیں اور بسم اللہ سمیت کل ۶۶۶۶ آیات بنتی ہیں اور اس میں ۳۰ پارے ہیں۔

قرآن شریف میں جو مکی سورتیں ہیں وہ مکہ میں نازل ہوئیں اور ان میں زیادہ تر لوگوں کو جزا اور سزا کے متعلق بتایا گیا ہے مکی سورتیں خصوصاً چھوٹی ہیں اور ان کی تعداد ۸۶ ہے۔ مدنی سورتیں ۲۸ ہیں یہ بہت لمبی لمبی ہیں ان میں سیاسی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل کا ذکر اور ان کا حل بتایا گیا ہے پہلی بار غارِ حرا میں رسولِ اکرم پر وحی نازل ہوئی۔ اقرأ باسم۔ اس کے بعد ۲ سال تک کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ دوسری مرتبہ جو آیت نازل ہوئی وہ یہ تھی۔

"یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ"

دوسری تمام الہامی کتابیں جو دوسرے انبیاء کرام پر نازل ہوئیں وہ ایک ساتھ ہی نازل ہو گئی تھیں مگر قرآن شریف آہستہ آہستہ نازل ہوتا رہا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ جب بھی رسول اکرمؐ کو کوئی مشکل درپیش آئی یا کسی مسئلے کا حل تلاش کرنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ وحی نازل کر دیتا۔ رسول اکرمؐ کے وصال سے اول پہلے تک آپ پر وحی نازل ہوتی رہی۔

جب وحی نازل ہوتی تو رسول اکرمؐ فوراً اس کو یاد کر لیتے اور بعد میں اپنے صحابہؓ کو بھی یاد کروا دیتے۔ اس کے بعد رسول اکرمؐ نے چند کاتب مقرر کئے تاکہ جب بھی آپ پر وحی نازل ہو تو وہ لکھتے جائیں۔ حضرت زید بن ثابتؓ بہت مشہور کاتب وحی تھے آپ ہمیشہ رسول اکرمؐ کے ساتھ رہتے۔ کھجور کے پتوں، اونٹ کی ہڈیوں اور پتھروں وغیرہ پر وحی لکھی جاتی تھی۔ جب وحی نازل ہوتی تو یہ بھی بتایا جاتا کہ وہ کس سورۃ میں شامل ہے اور اس کی ترتیب کیا ہے یعنی رسول اکرمؐ نے قرآن کی ترتیب اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی گئی ہے۔

رسول اکرمؐ کی وفات سے تین ماہ قبل ۱۰ھ میں تمام سورتوں کو ترتیب دیا گیا۔ لیکن قرآن کی تدوین کا خیال رسول اکرمؐ کے ساتھ اس لئے نہ آیا کہ یہ خیال تھا کہ جب تک رسول اکرمؐ

Digitized by khalafat Library Rabwah

بقیہ حیات ہیں وحی نازل ہوتی رہے گی۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں پہلا قرآن پاک مکمل کر لیا گیا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں اسلام دور دراز کے علاقوں میں پھیل گیا۔ ہر علاقے کے لوگ قرآن کو اپنے اپنے لہجے کے مطابق پڑھنے لگے۔ اس سلسلہ میں لڑائیاں بھی ہونے لگیں کیونکہ ہر علاقے کا فرد اپنے لہجے کو درست خیال کرتا تھا۔ آخر کار حضرت عثمانؓ نے فیصلہ کیا کہ قرآن شریف کو قریش کے لہجے میں رکھ دیا جائے اور اس کی چند کاپیاں کروا کے مختلف علاقوں میں بھیج دیں۔

حضرت عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں ابوالاسود نے قرآن شریف پر اعراب لگائے کیونکہ عرب لوگ تو بغیر اعراب کے صحیح پڑھ سکتے تھے مگر دوسرے ممالک کے لوگوں کو اس طرح پڑھنے میں مشکل پیش آتی تھی۔

چودہ سو سال گزرنے کے باوجود قرآن شریف اپنی بالکل صحیح حالت میں اور پہلی جیسی ترتیب کے ساتھ موجود ہے اور تا قیامت رہے گا۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے کیا ہے۔

(نصرت نورین۔ کراچی)

صفائی

ایک بار ہم سب بہن بھائی رات کے سونے کے لئے پلنگ پر لیٹے تو میری چھوٹی بہن مجھ سے کہنے لگی۔ "باجی کوئی کہانی سنائیں!"

میں نے اس سے کہا "پہلے تو تمہیں کبھی خیال نہ آیا تھا آج کیسے کہہ رہی ہو؟"

وہ کہنے لگی۔ "نیند نہیں آ رہی۔"

خیر میں نے اسے ایک چھوٹی سی کہانی سنا دی کہانی ختم ہونے کے بعد میرا چھوٹا بھائی بولا۔ کہ آج میں سکول میں پیش آنے والا واقعہ سناتا ہوں۔"

میں نے کہا۔ "سناؤ!"

وہ کہنے لگا کہ عامر اور کاشف میرے دوست ہیں۔ عامر سکول کے پاس ہی رہتا ہے ہم روزانہ آدھی چھٹی کے وقت اس کے گھر پانی پینے چلے جاتے ہیں۔ آج جب ہم اس کے گھر پانی پینے گئے تو عامر کسی کام سے اپنی امی کے پاس چلا گیا۔ کاشف کہنے لگا کہ آج میں پانی پلا دیتا ہوں۔ کاشف نے پانی پہلے خود پیا پھر گلاس بھر کر میرے لئے لے آیا۔ میں نے دیکھ لیا تھا کہ پانی ڈالتے وقت اس کی ایک انگلی پانی میں پڑ گئی تھی۔ اس کے ہاتھوں کے ناخن بھی بہت بڑھے ہوئے تھے۔ جب وہ پانی لے کر میرے

Digitized by khalafat Library Rabwah

پاس آیا تو میں نے پانی پینے سے انکار کر دیا
اس نے وجہ پوچھی تو میں نے اسے
بتایا کہ تمہارے ہاتھوں کے ناخن بہت

بڑھے ہوئے ہیں اور انگلی پانی میں ڈوب
گئی تھی جس کی وجہ سے یہ پانی گندا ہو گیا ہے
اتنے میں عامر بھی وہاں پہنچ چکا تھا
اس نے جب یہ بات سنی تو وہ بھی بہت
نادم ہوا جس کی وجہ سے کاشف بہت
شرمندہ ہوا۔

سکول کا گھنٹہ بج چکا تھا۔ ہم تینوں
جلدی جلدی سکول گئے جب چھٹی کا گھنٹہ
بجا تو کاشف نے جلدی سے گھر جا کر اپنا
بستہ رکھا۔ پہلے اپنے ناخن کاٹے پھر نہا دھو
کر کھانا کھایا۔ اس کی امی نے جب اس سے
پوچھا۔ کہ "آج تمہیں یہ خیال کیسے پیدا ہوا"
تو اس نے سکول کا سارا واقعہ سنا دیا۔
اس کی امی بولیں۔ "دیکھو بیٹا۔ کبھی
صفائی کا کبھی کتنا ہے۔ اگر تم بھی صفائی کا
خیال رکھتے تو دوستوں کے سامنے تمہیں
شرمندہ نہ ہونا پڑتا۔"
اس کی امی نے اسے بتایا کہ اچھے بچوں
کی یہ نشانی ہے کہ وہ ہمیشہ صاف ستھرے
رہتے ہیں۔ نہاتے دھوتے ہیں اور ہر کام
وقت پر کرتے ہیں"
جب میں نے یہ واقعہ سنا تو بہت خوش
ہوئی اور اسے شاباش دی۔ وہ کہنے لگا۔ "باجی
اب وہ ہمیشہ صفائی کا خیال رکھا کرے گا۔

(عائدہ ناز کراچی)

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ
پر دورخطبات، علمائے سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک
میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی اور عالمی اہم
خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں
کو بھی پڑھنے کے لئے دیں اس کی توسیع اشاعت آپ کی
جماعتی فرض ہے

(منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

حکیم اجمل خانؒ

آپ نے حکیم اجمل خان کا نام ضرور سنا ہوگا۔ وہ ہندو پاکستان کے بہت بڑے طبیب تھے۔ طب میں آپ کو کمال حاصل تھا۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اپنی بیماری کا حال بتایا۔ آپ نے اسے کہا کہ "میرے پاس تمہاری بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔"

وہ آدمی واپس چلا گیا۔ کچھ دنوں بعد وہ پھر آیا۔ اس نے کہا۔ کہ "میں اب بالکل ٹھیک ہوں!"

حکیم اجمل خان بہت حیران ہوئے۔ انھوں نے اس آدمی سے پوچھا کہ "تم کیا کھاتے ہو؟" اس نے کہا کہ میں غریب آدمی ایک معمولی ہوٹل میں کھانا کھاتا ہوں۔ حکیم صاحب نے کہا کہ "مجھے اس ہوٹل میں لے چلو۔" اس آدمی نے انھیں وہ ہوٹل دکھا دیا۔

حکیم صاحب فوراً پولیس کے پاس پہنچے اور پولیس لے کر اس ہوٹل پر گئے۔ ہوٹل کے لوگ پولیس کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ انھوں نے پوچھ گچھ کرنے پر پولیس کو بتایا کہ یہاں انسانوں کا گوشت پکتا ہے۔ ہوٹل کے نیچے ایک تہ خانہ تھا۔ جس میں انسانوں کی ہڈیاں پڑی تھیں۔ پولیس نے انھیں گرفتار کر لیا۔ چونکہ ایسے مریض کا علاج انسانی گوشت تھا۔ اس لئے حکیم اجمل خان نے

مریض کو نہ بتایا چونکہ ممکن تھا کہ وہ کسی کو ذبح کر کے کھا جاتا۔ اسی طرح حکیم صاحب نے اپنے خداداد علم کی بدولت مجرموں کو گرفتار کروا دیا۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

"تشحیذ الاذہان" ہمارا

(قیصرہ نور۔ حجرہ شاہ مقیم)

یہ تشحیذ اپنا ہے پُرنور سارا
ہر اک طفل کی آنکھ کا ہے یہ تارا
ہے ہر چیز میں معنویت سمائی
سمجھ بوجھ اس سے بھی ہم نے ہے پائی
مضامین اس کے ہیں دلچسپ لگتے
سبق پیار سے پیار سے ہیں ہم کو سکھاتے
"شگوفے" تو کچھ اور دلچسپ بڑھائیں
"شگفتہ شگفتہ" پڑھیں کھلتے جائیں
ہیں ایمان افروز اس میں دعائیں
سبق جن سے روحانیت کا ہی پائیں
منازل کرے طے یہ اور ارتقاء کی
ہو اس پہ ہمیشہ نظر اس خدا کی
خدا اپنے سے قیصرہ ہے مخاطب
بخش اس کو فوزیت تہمت سی تو اے رب

جوابات ذہنی ورزش

(۱) $99 + \frac{1}{100}$

$= 99 + 1 = 100$

(۲) ۸ ۸ ۸
۸ ۸
۸
۸
۸

۱۰۰۰

(۳)

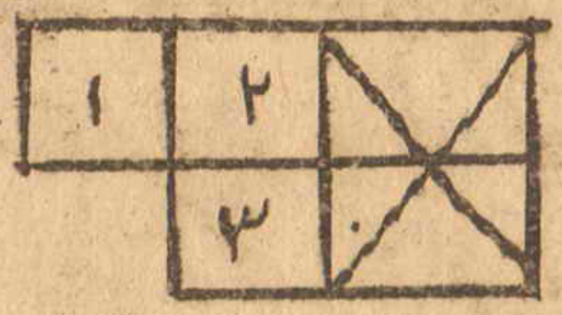

یہ دونوں خانے ختم ہو جائیں گے۔

(۴)

۱۵	۴	۹	۲
۱۵	۳	۵	۷
۱۵	۸	۱	۶
	۱۵	۱۵	۱۵

○

تشحیذ الاذہان کے خریدار بنیں قبول کیجئے!

Digitized by khalafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

وزنی آدمی

آپ یقین کریں یا نہ کریں مگر یہ حقیقت ہے کہ امریکہ کا ایک شہری رابرٹ ایل ہیوگ دنیا کا سب سے وزنی آدمی تھا جس کا وزن اس کی موت کے وقت ۴۱۰ پونڈ تھا۔ اس کا قد ۶ فٹ تھا۔ اس کی کمر کا گھیر ۱۲۲۱ انچ اور بازو ۱۴ انچ لمبے تھے۔ پیدائش کے وقت اس کا وزن ۱۱½ پونڈ تھا۔ سب سے زیادہ وزن ۳۲ سال کی عمر میں ۱۰۷۰ پونڈ تھا۔ اس کا سینہ دنیا کا سب سے چوڑا سینہ تھا جو ۱۲۷ انچ تھا۔

(رخسانہ نیاز راولپنڈی)

بلّی اور چوہا

امریکہ میں ایک بلّی نے چوہیا پال رکھی ہے بلّی سب کام آپ کرتی ہے جب اسے نیند آجاتی ہے تو چوہیا اس کے پاؤں دباتی ہے۔

عبدالباسط پنجم چک ۹۷ ج ب جھنگ

عجیب پتھر

نیویارک میں ایک شخص کے پاس ایک ایسا قدرتی پتھر ہے جس کی شکل عورت جیسی ہے اس کے گال گلابی اور بال سُرخ ہیں۔

(خاور ممتاز باجوہ کراچی)

تیز رفتار ریڈر

دنیا میں سب سے تیز پڑھنے والا شخص کیپٹین ریکس کلارک ہے جو بیرسٹون (آسٹریلیا) کا باشندہ ہے وہ ایک منٹ میں چار ہزار سات سو اسّی (۴۷۸۰) لفظ پڑھ کر سنا دیتا ہے اس حساب سے وہ دنیا کی طویل ترین کتاب "انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا" صرف ایک ہفتہ میں پڑھ کر سنا دے گا۔

(قدسیہ نور قدسی مجرہ شاہ مقیم)

گناہِ کبیرہ

سبٹاریپ ہارسی (ہالینڈ) کے مکین ایک ایسے مذہبی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کے نزدیک اتوار کے روز کسی قسم کا کام کرنا گناہِ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ ۱۹۵۳ء کے عظیم سیلاب میں انہوں نے اتوار کے دن ٹوٹے ہوئے بند کی مرمت سے بھی انکار کر دیا تھا۔ (ملک منظور احمد۔ منڈی بہاؤالدین)

Digitized by khalafat Library Rabwah

شارک کے دانت

شارک بڑی خطرناک مچھلی ہوتی ہے اس کے دانت تلوار کی طرح تیز ہوتے ہیں۔ لیکن جیسے جیسے یہ دانت کمزور پڑتے جاتے ہیں

شارک کے نئے دانت پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پرانے دانتوں کی قطار کے ساتھ ہی نئے دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور جیسے ہی پرانے دانت گرتے ہیں نئے دانت کام شروع کر دیتے ہیں۔

(عبدالبصیر جندران۔ نواب شاہ (سندھ)

فرانسیسی بونا

فرانس میں ایک بونا تھا اس کا نام بزنو تھا گیارہ برس کی عمر کو پہنچ کر بھی اس کا قد صرف ۱۸ انچ تھا۔ جب وہ کھانا کھاتا تو اس کے بعد بطور "سویٹ ڈش" ۳۰ انجیریں ۴۰ کھجوریں اور ایک بڑا سا تربوز کھایا کرتا اور انہیں وہ بڑی آسانی سے ہضم کر جاتا تھا۔

(قیصرہ نور۔ حجرہ شاہ مقیم)

گھونسلے

یورپین چڑیا اپنا گھونسلا درخت کی سب سے پتلی ٹہنی پر بنا کر لٹکاتی ہے تاکہ بلی اور دوسرے جانور نہ پہنچ سکیں۔

فلپائن کے بیاکے لئے اپنا گھونسلا رات کے وقت تلاش کرنا بالکل آسان ہے۔ کیونکہ وہ اپنے گھونسلے کی بنائی کے وقت روشنی کے لئے جگنو بھی شامل کر لیتا ہے۔

(نوید احمد طاہر۔ عزیز آباد کراچی)

○

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پولیو - POLIO

کا

الیکٹرو ہومیوپیتھی سے کامیاب ترین علاج

متاثرہ بے حس اعضاء کی حیات نو کے لئے بجلی کا جدید اور سائنٹیفک طریقہ استعمال

النور ہسپتال

۹۳ بی پیپلز کالونی نمبر ۲

لائلپور

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجالس کی دوڑ

مجلس اطفال الاحمدیہ تحصیل گجرات کا کامیاب ایک روزہ تربیتی اجتماع :

مورخہ ۲۲ مئی بروز اتوار مجالس اطفال الاحمدیہ تحصیل گجرات کا ایک روزہ کامیاب تربیتی اجتماع کھوکھر غربی میں منعقد ہوا جس میں تحصیل بھر کی ۱۴ مجالس اور مجلس اطفال الاحمدیہ کھاریاں کے قریباً سوا دو صد اطفال نے حصہ لیا۔ قیام و طعام کا بندوبست قیادت ضلع نے کیا۔

یہ شاندار تربیتی اجتماع سید رفیق احمد شاہ صاحب سابق قائد ضلع گجرات کی صدارت میں ہوا۔ اطفال نے علمی و صحت جسمانی کے مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحصیل گجرات کی مجالس اطفال میں سے مجلس کھوکھر غربی کو سال رواں میں بہترین کارکردگی پر ٹرافی بطور انعام دی گئی۔ تربیتی اجتماع میں مجلس اطفال الاحمدیہ کھاریاں کو خصوصی کارکردگی کی بنا پر انعامی کپ دیا گیا۔ اطفال کے انفرادی علمی مقابلوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں :-

مقابلہ تلاوت : اوّل : رفیع احمد کھوکھر غربی۔ دوم : منصور احمد کھاریاں، حنیف احمد یمین الدین پور۔ سوم : سلیم احمد کھوکھر غربی، عبدالرحمٰن کنگ چنن

مقابلہ نظم : اوّل : عمر فاروق شیخوپورہ، دوم : وسیم احمد گوئیکی۔ عبدالرحمان کنگ چنن۔ سوم : ظفر محمود کھاریاں

مقابلہ تقریر : اوّل : انعام اللہ زاہد گوئیکی۔ دوم : منصور احمد کھاریاں، سلیم احمد کھوکھر غربی۔ سوم : مبارک احمد کھاریاں، بلال احمد کھوکھر غربی۔

مقابلہ اذان : اوّل : محمد انور گوئیکی، گلزار احمد کھوکھر غربی، دوم : رفیع احمد گوئیکی، سعادت احمد کنجاہ، سوم : منیر احمد چوکنڈوالی، محمد نواز گوئیکی۔

مقابلہ عام معلومات : اول : بشارت احمد کنگ چنن، دوم : امان اللہ گوئیکی۔

مقابلہ دینی معلومات : اوّل : منیر احمد چوکنڈوالی دوم : عمر فاروق شیخوپورہ،

مقابلہ خوشخطی : اوّل : شفقت رسول شاہدوال دوم : نصر اللہ شاہدوال

مقابلہ سیٹ بازی :

اوّل گروپ : امان اللہ گوئیکی، محمد عارف کھوکھر غربی، محمد یونس سدوکی۔

دوم گروپ : سلیم احمد کھوکھر غربی سیف اللہ گوئیکی۔ حبیب احمد سدوکی۔

نماز ظہر اور عصر ادا کرنے کے بعد صحت جسمانی کے مقابلے

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہمراہ تھے جن میں کبڈی، دوڑ اور لمبی چھلانگ شامل تھی۔ تفصیلات درج ذیل ہیں:۔

مقابلہ دوڑ:

اول: انصار احمد کھوکھر غربی۔
دوم: بدرزمان کھوکھر غربی
سوم: منیر احمد گجرات

مقابلہ چھلانگ (صف دوم):

اول: انصار احمد کھوکھر غربی
دوم: ذوالفقار احمد کھوکھر غربی، ممتاز احمد کھوکھر غربی۔
سوم: منور احمد کھوکھر غربی، وحید احمد کینیڈا

(صف اول)

اول:۔ محمد اظہر کھوکھر غربی۔
دوم: ماجد احمد شیخوپورہ، عبیداللہ کھوکھر غربی
سوم: عمر فاروق شیخوپورہ

صحت جسمانی کے حامل بچوں کے بعد اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے پھر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تربیتی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(محمد سمیع طاہر ناظم اطفال ضلع گجرات)

جلسہ یوم مصلح موعود

مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی صدر کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش کو یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ جس میں ۲۵ اطفال اور ۵ دیگر احباب نے شرکت کی۔ مکرم ناظم صاحب اطفال نے خطاب کیا۔ پھر ایک طفل نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے جس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔ اس میں ۱۰ اطفال شامل ہوئے۔ صف اول میں عبدالباسط شمشاد اور صف دوم میں عرفان احمد بھٹی نے پہلا انعام حاصل کیا۔ دعا کے بعد یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا

(رفیق احمد فوزی
ناظم اطفال راولپنڈی صدر)

ناظمین اطفال ان اطفال کے نام و پتے دفتر کو ارسال فرمائیں جو امسال مضمون نویسی کے مقابلہ میں حصہ لے رہے ہیں۔ (سیکرٹری تعلیم)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔

اوقات: صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک
شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک

باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون: ۴۸۴۴

Digitized by khalafat Library Rabwah

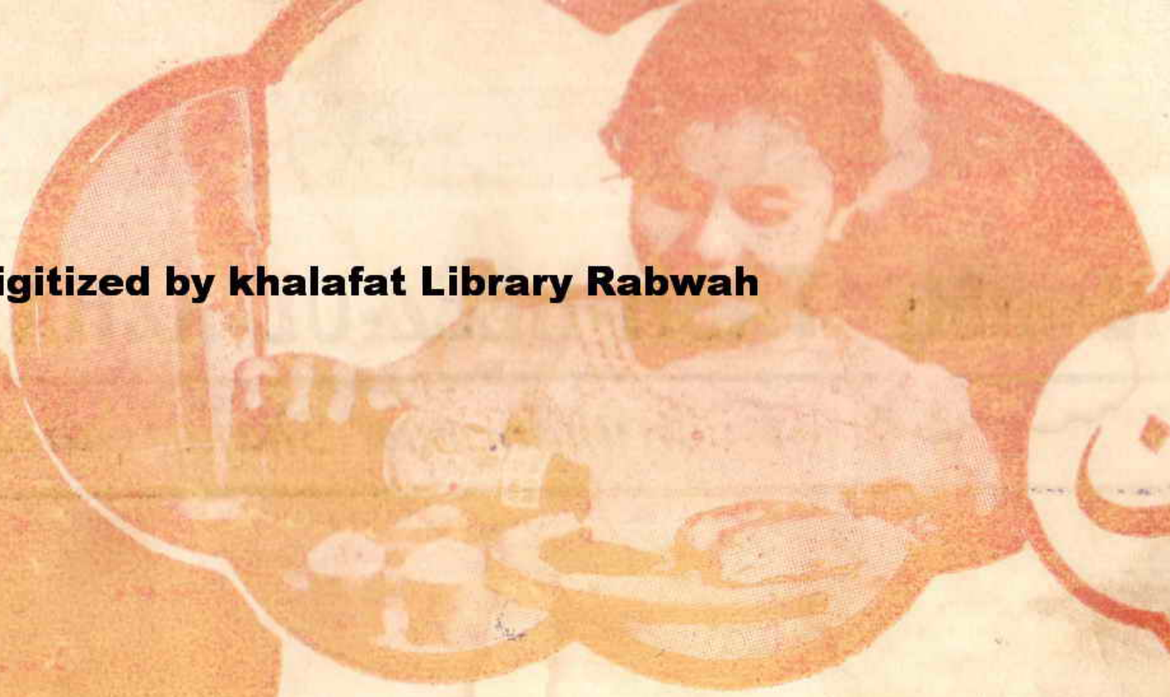

شیزان

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ، ایبٹ روڈ، لاہور

Monthly TASH-HEEZ-UL-AZHAN Rabwah

JULY 1977 Editor : *Muhammad Shafiq Qaiser* Regd No L 7128

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر قادرآباد بیراج کی سیر کے دوران
مکرم رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ

قادر آباد بیراج کی سیر کا ایک اور منظر

Tittle Printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.